

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

www.safareadab.com



حنپا کے محبت

حنپا کے محبت

ملک لاکسفر

BEING THE STRING OF YOUR KITE

مریم نریر راجپوت

دنیا کی محبت سے خدا کی محبت تک کا سفر



از قلم مریم نذیر راجپوت

All Rights Reserved

Copyright: Maryam Nazeer Rajpoot (Author)

Published by: Safar-e-Adab

Published On: safareadab.com

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

safareadab@gmail.com

khanumaira@safareadab.com

adab@safareadab.com



BEING THE STRING OF YOUR KITE

Note: We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

ضروری بات

دنیا کی محبت سے خدا کی محبت تک کا سفر کے تمام جملہ حقوق لکھاری "مریم نذیر راجپوت" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

ولسوف یعطیک ربک فترضی

ترجمہ: تجھے تیرا رب بہت جلد انعام دے گا اور تو راضی و خوش ہو جائے گا۔
اس آیت کو پڑھ کر ہمیشہ اس کو سکون مل جاتا تھا۔ وہ بیٹھی ہوئی مسکرا رہی تھی۔ اور اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

اور وہ اپنے اللہ سے باتیں کر رہی تھی، اللہ مجھے آپ پر ہی بھروسہ ہے، آپ ہی سب جانتے ہیں میرے دوست ہیں، میں آپ کے کن کے انتظار میں ہوں۔
اور وہ اپنے پیارے دوست اللہ سے باتیں کر رہی تھی یہ اس کا اپنے پیارے دوست سے باتیں کرنے کا وقت تھا۔

Safar-e-Adab

میسری اٹھو ورنہ مار کھاؤ گی تم مجھ سے ٹائم دیکھا ہے تم نے، پڑھنے جانا ہے کہ نہیں؟؟
میں تمہارے اوپر بلا وجہ اپنا وقت اور پیسہ برباد کر رہی ہوں، تمہیں تو خود شوق نہیں ہے پڑھنے کا۔
میسری اٹھ رہی ہوں تم یہ میں لاؤ چیل...؟؟؟

اٹھ گئی ہوں اماں ایک تو آپ بھی نہ ہر ٹائم غصہ کرتی رہتی ہیں، کوئی فائدہ ہے پڑھنے کا بھلا؟
بتاؤ تمہیں میں اللہ کی کتاب پڑھنے جاتی ہوں تم اس کو پڑھنے یاد کرنے سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہوگی....؟

بس اماں پھر نہ شروع ہو جانا ہر ٹائم ہی بولتی رہتی ہوں، ہر ٹائم نصیحتیں کر کر کے تھکتی نہیں ہوں۔۔۔۔۔

بد تمیز نالائق اولاد دیا اللہ اس کو ہدایت دے میرے رب پتا نہیں کیا بنے گا اس کا ”-اف ماں اور ان کے
تانے“ ویسے ماں سچ بتاؤ تھکتی نہیں ہوں بول بول کر۔۔۔؟
بد تمیز زبان چلو الو تم سے بس چپ کر کے ناشتا کرو اور جاؤ یہاں سے پڑھنے، اچھا ماں لاہیں وہیں
ناشتہ۔۔۔۔۔

اور وہیں دوسری طرف منہ پر کمبل اوڑھے لیٹے ہوئے ہیں مون صاحب اور ان کی ماں بھی ان کو جگا رہی
ہیں۔
مون اٹھ جاؤ کالج جانا ہے تم نے کے نہیں۔۔۔۔؟
اٹھ گیا ہوامی، غصہ نہ کریں میری پیاری امی۔۔۔۔۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE
مون یہ بالکل اچھی بات نہیں ہے ہر ٹائم تم فون میں لگے رہتے ہو، ”پتا نہیں کن کن ماؤں سے باتیں کرتے
رہتے ہوں۔“

اور پھر صبح تم سے اٹھا نہیں جاتا۔
اوہو زینی کی ماں کیوں غصہ کر رہی ہو صبح صبح۔۔۔؟
ابو دیکھیں نہ امی کو کیسے آپ کے معصوم بیٹے پر الزام لگا رہی ہیں۔۔۔۔

اچھا چلو چھوڑو اس بات کو میں نے تمہیں بتانا تھا کہ مجھے احمد بھائی نے بتایا ہے کہ محمد اور ابرہیم کی شادی کرنا چاہ رہے ہیں وہ اگلے مہینے۔ ”کل پرسوں تک جاہیں گے ڈیٹ فکس کرنے، تم لوگ بھی تیاری شروع کر دو۔“

- ”سچ ابو“ آپ کو کیسے بتاؤ یہ بات سن کر میں کتنی خوش ہوں، شادی میں اب تو میری بھی آہے گی کتنا ٹائم ہو گیا ہے وہ کراچی نہیں آہی۔“

انف زینی چپ کر کے ناشتا کرنے جاو، اب میری نامہ نہ شروع کر دینا سکول سے لیٹ ہو جاؤ گی، اور تمہاری وجہ سے مجھے بھی دیر ہو جائے گی۔“

ابو دیکھیں بھائی کو۔ ”اچھا بس لڑو نہیں دونوں جلدی کرو ورنہ لیٹ ہو جاؤ گے۔“



میری ”جی امی، آگئی تم؟“

جی۔ ”اچھا سنو تمہارے ابو بتا رہے تھے کہ اگلے مہینے شادی ہے، محمد اور ابرہیم کی تیاری شروع کر دو۔“

کیا سچ امی۔۔۔؟ ہم

کراچی جاہیں گے ہائے میں تو بہت خوش ہوں۔“

سب سے ملیں گے شادی انجوائے کروں گی، کتنا مزہ آئے گا۔۔۔۔“

بس بس زیادہ خوش نہ ہو، کبھی پڑھائی کرتے ہوئے بھی اتنی خوشی دکھا دیا کرو۔“

افف امی ایک تو آپ بھی نہ جب تک موڈ خراب نہ کر دیں خوش نہیں ہوتیں۔”
چلو جاؤ یہاں سے بد تمیز کام بھی کر لیا کرو کبھی کچھ۔ امی ابھی آہی ہوں، نہ کریں ابھی کچھ ٹائم موبائل یوز
کرو گی ناول پڑھو گی فریش ہو کر پھر کرو گی کام۔”

ہیلو سیما کیسی ہو؟؟
میں ٹھیک میری، تم نے کیسے یاد کر لیا آج مجھے۔
یار امی بتا رہی تھیں محمد اور ابرہیم بھائی کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔؟
ہاں یار۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE

تم نے بتایا کیوں نہیں؟؟
میں تمہیں بتا نہیں سکتی کتنی خوش ہوں میں تم سب سے ملنے کے لیے۔
اچھا بتاؤ کیسے ڈریس بناؤ گی، میں بھی تم جیسے ڈریس پہنوں گی۔
اوکے اوکے بتا دو گی۔۔۔ اچھا کنزوالے گروپ میں سینڈ کر دینا، ہمہ اور دریشوار کو بولنا وہ بھی اپنے
ڈیزائن شیر کریں۔” اوکے “اچھا چلو بائے بعد میں بات ہو گی۔

ہیلوز بنی کیسی ہو تم؟؟

میں ٹھیک! تم کیسی ہو؟؟

کچھ پتا چلا تمہیں؟؟۔ ہاں ہاں چل گیا۔ یار زینی میں بہت خوش ہوں، اب میں آرہی ہوں نہ کراچی،
انف کتنے سالوں بعد میں اس سے ملو گی۔“ آوے ہوے ”بڑھی بات ہے بوس۔“ زینی نے ہنستے
ہوئے کہا۔“

چپ کرو زینی بد تمیز کوئی سن لے گا، سب کا ڈر ہے میرا نہیں، میرے بھائی کو دل دیا ہوا ہے تم نے، فیوچر
نند ہوں میں تمہاری ڈرا کرو مجھ سے۔“

بس بس نند شند نہیں تم میری دوست ہو اور دوست ہی رہو گی بس۔“ جی جی بالکل بالکل ”مزاق کر رہی
تھی میں تو۔

وایسے تمہیں کیسے پسند آگیا میرا بھائی، مجھے تو تھوڑا سا بھی اچھا نہیں لگتا۔“

چپ کرو بد تمیز تمہارے بھائی ہیں وہ، اور ویسے بھی جس پر دل آجائے وہ جیسا بھی ہوں اچھا ہی لگتا ہے۔“
کیا بات ہے بڑھی شاعر بن گئی ہوں۔ ہاں بس کبھی غرور نہیں کیا۔

کرنا بھی نہ۔“ اچھا پڑھائی کا سناؤ کیسی جارہی ہے تمہاری؟؟

یار زینی دوست بنو رشتے دار نہیں۔ ہا ہا ہا ہا ہا۔ اوکے اوکے سوری جانو۔

شادی کی تیاریوں میں ایک مہینہ کیسے گزر گیا، پتا ہی نہیں چلا۔
 آج میری اپنے گھر والوں کے ساتھ کراچی جا رہی تھی۔
 چلو میری جلدی کرو لیٹ ہو جائیں گے، جلدی آؤٹرین لیٹ ہو جائے گی۔
 میری نے بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک شرٹ پہنی ہوئی تھی اور اوپر بلیک ہی لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی،
 اور اپنے لمبے بالوں کی ٹیل پونی کی ہوئی تھی، اور وہ بھاگتے ہوئے نیچے آہی۔ آگئی امی۔“
 ویسے ابو کو چاہیے نہ وہاں ہی رہیں سب کے ساتھ۔، ایک تو ہم سب سے دور ہیں اوپر سے اتنے لیٹ جا
 رہے ہیں۔
 بس بیٹا تمہارے ابو کے کام کی وجہ سے ہم یہاں ہیں۔
 آرمی کی جاب ہی ایسی ہوتی ہے۔ پتا نہیں چلتا کہ کب کہاں پوسٹنگ ہو جائے۔“

شکر ہم ٹرین میں بیٹھ گئے آرام سے، اچھا ماما بابا اب میں اوپر برتھ پر ہو مجھے ڈسٹرب نہیں کیجیے گا۔“
 اوکے میری پیاری گڑیا نہیں کرتے ہم اپنی بیٹی کو ڈسٹرب۔“

لو یو بابا “لو یو ٹو بابا کی جان”۔

اب میری سوچ رہی تھی کہ میں وہاں جا رہی ہوں، اس سے ملو گی “کتنا بدل گیا ہو گا نہ، چار سال ہو گئے ہیں مجھے اس کو دیکھے ہوئے”۔

اس بار میں اس کو بتا دو گی کہ میں اس کو کتنا پسند کرتی ہوں، “اس سے کتنی محبت کرتی ہوں”۔

اور ویسے بھی وہ میرا دوست ہے مان جائے گا۔

اس کا فیس بک اکاؤنٹ دیکھتی ہوں دیکھو تو کیسا لگتا ہے اب، میری دل ہی دل میں خود سے باتیں کر رہی

تھی، واہ کتنی پیاری پکچر اپلوڈ کی ہے اس نے کتنا پیارا ہو گیا ہے ظالم”۔

میری اس کی فوٹو ان کر کے ہی فون اپنے سینے پر رکھ کر آنکھیں بند کر گئی تھی۔

مون “ہاں بولو میری”۔

تمہیں مون کیوں کہتے ہیں؟؟

کیونکہ یہ میرا نام ہے، مون نے اس کو گھور کر جواب دیا”۔

کیونکہ وہ اس وقت پڑھ رہا تھا، اور میری بول بول کر اسے پریشان کر رہی تھی۔

نہیں نہیں امی بتاتی ہیں کہ جب مون بھائی ہوئے تھے نہ یہ بہت پیارے تھے، واہٹ واہٹ گولو مولو اور

رات کا ٹائم تھا، اس لیے اماں ابانہ ان کا نام مون رکھ دیا”۔

واہ کیا بات ہے میری نے ہنستے ہوئے کہا، ویسے سہی کیا چاچو چاچی نے مون سچ میں آپ بہت پیارے

ہوں چاند کی طرح”۔

۔ اچھا بس کرو تم دونوں، تم بھی نہ زینی جاؤ اب۔

کیا ہے بھائی سچ ہی تو بتایا ہے، اچھا چلو جاؤ دونوں میں نے پڑھنا ہے، جی جی ہمیں پتہ ہے پڑھنا ہے یہ موویز دیکھنی ہیں۔ چلو چلو زبان نہ چلاؤ دونوں۔

میری اس کو سوچتے ہوئے مسکراتے ہوئے کب سوگی اس کو پتا ہی نہیں چلا۔

سفر اچھا گزرا تھا اب وہ کراچی کی زمین پر کھڑی تھی،
جو ہمیشہ سے اس کی منزل تھی۔

سٹیشن پر ان کو ابراہیم بھائی لینے آئے تھے وہ چاروں سٹیشن سے نکل کر گاڑی میں بیٹھ گئے تھے، میری ابراہیم کی لاڈلی بہن اور دوست تھی اس لیے اب وہ اس کو تنگ کر رہی تھی۔ گاڑی میں اب ان دونوں کی لڑائی اور باتوں کی آواز تھی، امی ابو ہنس کر ان کی کمپنی انجوائے کر رہے تھے۔

گھر پونچھ کر وہ سب سے ملے کیونکہ گھر میں سب کو ان کا انتظار تھا۔ میری سب کی لاڈلی گھر کی رونق تھی، گھر میں سب سے ملنے کے بعد میری سیماب کے پاس گئی تھی۔

میری کی سیماب سے بہت زیادہ دوستی تھی اس کی بنتی تو سب سے تھی پر سیماب کے ساتھ اس کا الگ ہی پیار تھا۔ وہ

دونوں زور سے گلے ملیں اف میری میں تم سے ناراض ہوں اب آہی ہو تم ایک دن پہلے۔۔۔۔۔
دو دن پہلے، بڑا احسان کیا تم نے۔۔۔ نہ آتی۔

اچھا نہ ناراض نہ ہو آگئی ہوں نہ اب تو، اب تو مان جاؤ اور وعدہ سب سے پہلے تمہیں مہندی لگاؤ گی۔۔۔۔۔

دولہا ہیں آپ میری نے جیسے محمد کو یاد کروایا ہوں ، دولہا تھوڑی نہ جاتا ہے اپنی شادی پر دوکان پر، بھی
میرے اوپر ساری ذمہ داری ہے، ابو کے بعد سب میں نے ہی کرنا ہے نہ، چاچو اور باقی سب بھی کر
رہے ہیں کام پر میں بھی تو دلہن کی طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تو نہیں بیٹھ سکتا نہ بچے۔
چلو چھوڑو تم ابھی چھوٹی ہو ان سب باتوں کے لیے تم نہیں سمجھو گی۔
آٹھو جاو چینیج کرو ورنہ ٹھنڈ لگ جائے گی، بھائی میری زور سے چیخنی۔
جی میرا بچہ، آپ نے مجھے باتوں میں لگالیا اور وہ دونوں بھاگ گئیں۔
ہاہاہاہا کوئی بات نہیں معاف کر دو بچی ہیں نہ ابھی وہ بھی۔ آپ بھی ان کے ساتھ ہی ہیں، آپ سے بھی
ناراض ہو اب میں یہ کہہ کر میرا کمرے سے چلی گئی۔



ہاہاہاہاہاہا یہ کس نے کیا تمہارے ساتھ میری کمرے سے باہر آہی تو صحن میں مون اور علی کھڑے
تھے، مون اور علی بھائی آپ دونوں چپ کر جاہیں، ہنسیں نہیں میرا مزاق نہ اڑائیں۔
اوہ اچھا پر مجھے تو ہنسی آرہی ہے تمہیں دیکھ کر۔
آہے بڑے، میری یہ بول کروہاں سے بھاگ گئی۔
پروجہ ان سے جان چھڑوانا تھا۔

ہائے کم بخت دل چار سال بعد آج اس نے مون کو دیکھا تھا، علی اور مون کزنز اور بیسٹ بڈی تھے، اور میری بھی ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی تھی، لیکن اب عمر بڑھ گئی تھی، وقت بیچھ میں آگیا تھا وہ کافی سالوں بعد کراچی آہی تھی۔

تو اسے ان دونوں سے ہی شرم سی آرہی تھی۔

لیکن اف ف مون واہٹ کاٹن کے قمیض شلوار میں بلیو جیکٹ پہن کر بہت پیارا لگ رہا تھا۔

اور اوپر سے اس کی داڑھی اور اس میں سے نظر آتا اس کا ڈمپل، پہلے جب وہ ملے تھے تب مون کی داڑھی نہیں تھی، پر آج تو میری کے دل نے الگ ہی شور مچا دیا تھا مون کو دیکھ کر، اس نے جلدی سے سر جھٹکا اور کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔



آج مہندی کا دن تھا اور گھر میں مہندی صرف میری کو ہی لگانے آتی تھی، سب اس کے پاس بیٹھ کر اس کو تنگ کر رہے تھے۔

کے پہلے کون لگوائے گا مہندی، میری رونے کو تھی، سب کزنز چاچیاں سب کو مہندی لگانی تھی، اور میری تو ابھی سے تھک گئی تھی۔

مہندی کا سیٹ اپ بہت خوبصورت تھا، گھر کے ہی لان میں سیٹ اپ کیا گیا تھا، گھر کے لوگوں اور قریبی رشتہ داروں کے علاوہ باہر سے اور کوئی نہیں تھا۔

اگلے دن محمد بھائی کی بارات تھی سب بھاگ دور میں لگے ہوئے تھے۔ میسری سبھی ہمہ دریشوار پار لر گئی ہو ہی تھیں۔“

وہ پار لرسے آہیں تو مون باہر ہی تیار کھڑا تھا۔
میسری اس کو دیکھ کر روک گی آخر قسمت کیا چاہتی تھی۔“
آج میسری نے بلیک کر تاکیپری پہنا ہوا تھا، اور لمبے کالے بال اسٹریٹ کر کے کھولے ہوئے تھے، لاہٹ سے میک اپ میں وہ پیاری لگ رہی تھی۔“
اور دوسری طرف مون بلیک قمیض شلوار پہن کر تیار کھڑا تھا۔“

سب گاڑیوں میں بیٹھے اور بارات لے کر چلے گئے سب نے وہاں جا کر کھانا کھایا فوٹو شوٹ ہوا اب تھی دودھ پلائی کی باری، میسری سٹیج پر کھڑی اپنے محمد بھائی کا ساتھ دے رہی تھی کہ ہم زیادہ پیسے نہیں دیں گے، کہ اتنے میں اس کو محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کا کندھا ہلایا ہو، لیکن وہ لڑنے میں مصروف تھی اس نے دھیان نہیں دیا، دوبارہ کسی نے اس کا کندھا ہلایا تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا، وہاں مون کھڑا تھا آگے

سیماب بھی اس کے پیچھے سیٹج سے اتر آہی، اور اس کے کان میں بولی محمد بھائی کا سالہ تم سے فری ہونے کی کوشش کر رہا تھا، اس لیے مون نے تمہیں ڈانٹا ہے موڈ خراب نہ کرو اپنا۔۔۔۔۔

یہ تو میری بھی نوٹ کر رہی تھی لیکن اس نے نظر انداز کر دیا تھا، میری نے گھور کر سیمی کو دیکھا وہ فری ہو رہا تھا میں تو نہیں ہو رہی تھی نہ؟؟؟؟

سیمی آگے سے خاموش ہو گئی،

لیکن میری نہ سمجھ کو کون سمجھاتا کہ گھر کے مرد اپنی عورت کی طرف کسی مرد کو دیکھتا برداشت نہیں کر سکتے۔

ایک دن چھوڑ کر ابراہیم بھائی کی بارات تھی، میری اور زینی چھت پر بیٹھ کر باتیں کر رہی تھیں اور شادی کی پیکیجز دیکھ رہی تھیں، میری نے زینی سے پوچھا زینی کیا تمہارے مون بھائی کسی لڑکی کو پسند کرتے ہیں؟؟؟

یہ کرتے تھے؟؟؟؟

ہاں یار ان کے کالج میں تھی ایک لڑکی اس کو پسند کرتے تھے بھائی، لیکن اس لڑکی نے بھائی کو چیٹ کیا وہ اچھی لڑکی نہیں تھی، بھائی اس سے بہت محبت کرتے تھے۔

یہ سب سن کر میری کادل براہور ہاتھا، میری کو اچھی نہیں لگی تھی یہ بات، جس آدمی کو وہ پسند کرتی ہے وہ کسی اور کو پسند کرتا تھا۔

تمہیں پتا ہے میری مون بھائی بہت روتے تھے اس لڑکی کے لیے، کھانا پینا پڑھائی سب چھوڑ دی تھی اس کے دکھ میں، یہ تو اب ٹھیک ہوئے ہیں وہ۔۔۔۔۔

یہ تم مجھے اب بتا رہی ہو زینی؟؟؟؟

تم نے پوچھا ہی اب ہے، حد ہے میں جس سے محبت کرتی ہوں، وہ کسی اور کی محبت کے دم بھرتا ہے۔
میری کادل بھر آیا تھا، وہ زینی کے پاس سے اٹھ کر ہی چلی گئی زینی اس کو روکتی رہی پر وہ نہیں روکی۔

میری ”ہاں سہی“۔ یار میری مہندی کارنگ ہلکا ہو گیا ہے، پلیر اس کو ڈارک کردو، صبح ابراہیم کی بارات ہے۔

اچھا کر دیتی ہوں۔۔۔ یہ تمھاری آواز کو کیا ہوا ہے، کچھ نہیں تم مہندی لگواؤ، نہیں پہلے تم بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟؟

کسی نے کچھ کہا ہے میری گڑیا کو۔۔۔۔۔

اتنے میں میری سہی کے گلے لگ گئی اور میری ساتھ ساتھ رو بھی رہی تھی، کیا ہوا ہے یار رو کیوں رہی ہو تم؟؟؟

سہی مون کسی اور سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

ہاں یار پسند کرتا تھا وہ کسی لڑکی کو۔۔۔۔۔

میری اب سہی کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی، تمہیں پتا تھا سہی تم نے مجھے پھر بھی نہیں بتایا۔

مجھے کیوں نہیں روکا تم نے، میں اس سے پاگلوں کی طرح محبت کرتی رہی۔۔۔ میری روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

میری کیا یہ بات سن کر اب تمہیں اس سے محبت نہیں رہی؟

کیسی باتیں کر رہی ہوں تم میں اب بھی اس سے محبت کرتی ہوں۔۔۔

تو پھر وہ کسی اور سے محبت کرتا تھا اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

ہر انسان کرتا ہے زندگی میں ایک دفع محبت، ضروری تو نہیں کہ وہ تم سے ہی محبت کرتا، اکثر ہوتا ہے ایسا کے جس سے آپ محبت کرتے وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے۔“ -

تمہاری محبت تو تب سچی ہو، کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہوں، لیکن تم پھر بھی اس سے محبت کرو۔“

سیمی میں اس کو کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی میں مر جاؤں گی، اللہ نہ کریں کیسی باتیں کر رہی ہو تم، میری میری بات سنو ابھی تم چھوٹی ہو ”تم کہتی ہو یہ محبت ہے یہ Attraction بھی تو ہو سکتی ہے نہ۔“

تم میری محبت پر شک کر رہی ہو سیمی؟

شک نہیں کر رہی بس اتنا بول رہی ہوں ابھی تم چھوٹی ہو امپچور ہو، جب بیس سال کی ہو جاؤ گی تب دل سے سوال کرنا کیا اب بھی مون سے محبت ہے تمہیں؟؟؟؟

اگر دل نے ہاں بولا نہ تو مجھے بتا دینا میں تب خود تمہاری شادی اس سے کروادو گی۔“

سیمی مجھے تکلیف ہو رہی ہے یہ سوچ کر کے اسنے کسی اور کو سوچا چاہا، میں نے تو بچپن سے اس کے علاوہ کسی اور کو نہیں سوچا کسی اور سے محبت نہیں کی۔“

جب مجھے پتا بھی نہیں تھا محبت کیا ہوتی ہے تب سے اس سے محبت کرتی ہوں میں سیمی۔“

میری جان ایسا کچھ نہیں ہے جو دعا سے نہ مل سکتا ہو۔“

سیمی میں کرتی ہوں دعا اللہ کیوں نہیں سنتا میری دعا۔“

امی بھی بولتی ہیں اللہ سب سے محبت کرتے ہیں، ستر ماؤں سے بھی زیادہ لیکن مجھ سے نہیں کرتے، میں نے اتنی دعائیں کی ہیں لیکن مجھے تو نہیں ملی میری محبت۔“

مون کو تو نہیں ہوئی مجھ سے محبت۔“

چپ بلکل چپ ”ایسے نہیں بولتے بری بات ہوتی ہے بچے، اللہ تو بس دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کے بندے کے اندر کتنی برداشت ہے کتنی تڑپ ہے، اللہ کو تمہارا مانگنا پسند ہے، تم بار بار جب اللہ کے آگے ہاتھ پھیلاتی ہو تو اللہ کو اچھا لگتا ہے، ہمارے دل میں جو بھی ہے اسے اللہ جانتا ہے، لیکن اس کو ہماری زبان سے اقرار کرنا کہ وہ رب ہے ہر چیز کا مالک ہے وہ ہی عطا کر سکتا ہے یہ سننا پسند ہے۔“

یہ جو تم اللہ سے مانگتی ہوں یہ مانگنے کی توفیق ان کو ملتی ہے جن کو اللہ چاہتا ہے، جن کو پسند کرتا ہے جن کا مانگنا اس کو پسند ہوتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

لَا يَكْفِيكَ اللَّهُ نَفْسًا وَلَا وَسْعَهَا
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔
اس لیے اللہ تمہیں آزما رہا ہے، یہ آزمائش ہے صبر کرو دعا کرو کہ اللہ تمہیں اس آزمائش پر پورا اتارے
(آمین)۔

اور کیا پتا تمہاری دعا ان قریب قبول ہونے والی ہو، اس لیے دعا کرنا نہ چھوڑنا۔
اللہ تمہارے لیے آسانی کرے میری جان، چلو بس اب چپ کرو اور مجھے مہندی لگاؤ پاگل لڑکی۔

آج ابراہیم کی بارات تھی، سب تیاریوں میں مصروف تھے میری نے آج زنک کلر کا کرتا کیپری پہنا ہوا تھا، اور بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا۔

وہ آج کافی حسین لگ رہی تھی۔“

واہ یار آج تو تم بہت حسین لگ رہی ہو میری۔“

بس بس ”آپ اب میرا مذاق نہ اڑائیں، واہ زینی تم نے تو بڑی سمجھدار دوست رکھی ہوئی ہے، اس کو تو پہلے سے ہی پتا تھا کہ ہم اس کا مذاق کر رہے ہیں۔

علی اور مون بھائی آپ میری دوست کو تنگ نہ کریں، اوہ اچھا وہ تو ٹھیک ہے لیکن تمہاری پیاری دوست کا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے زینی۔۔۔۔؟؟؟

پتا نہیں مون بھائی آپ خود ہی پوچھ لیں۔۔۔۔۔” BEING THE STRING OF YOUR KITE

میری تم نے منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے آج مون نے سوال داغا؟؟؟

ویسے تم سچ میں آج پہلی دفع پیاری لگ رہی ہو۔“

مجھے پتا ہے میں کیسی لگ رہی ہوں، اور آپ سے مطلب میں جیسے مرضی منہ لٹکاؤں۔۔۔۔۔؟؟؟

ایسے لڑتے ہوئے بہت منحوس لگ رہی ہو تم ویسے، آپ کو باقی لڑکیاں جو حسین لگتی ہیں، میں تو منحوس ہی لگو گی نہ اب، میری یہ بول کر خاموش ہو گئی اور مون اس کو حیرت سے دیکھنے لگ گیا۔“

BEING THE STRING OF YOUR KITE

adab@safreadab.com

میری تمہارے بال بہت پیارے اور گھنے ہیں
ان کو کٹوالو نہ اتنے بڑے کیوں رکھے ہوئے ہیں سنبھالے تم سے جاتے نہیں ہیں، یار زینی تم نہیں سمجھو
گی، کیا نہیں سمجھو گی میں، میں نے نہ ایک دفع مون کو چاچی سے کہتے سنا تھا کہ -----
امی یار آپ بالوں کو کلر کیوں کر رہی ہیں؟؟؟

کیوں کہ واہٹ ہو گئے ہیں، امی آپ کو میں بچپن سے دیکھ رہا ہوں آپ نے ماموں کے گھر جانا ہوتا تھا
تب بھی بالوں کو کلر کر لیتی تھیں وہ تو چلو دور ہے آپ نے جب اگلی گلی میں دوکان سے بھی کچھ لانا ہوتا تھا تو
بھی آپ کلر کر لیتی تھیں۔ اب واہٹ تو ہونگے نابال، مون اپنی اماں کو تنگ کر رہا تھا۔

بد تمیز دفع ہو جاؤ تم، ماما مزاق کر رہا ہوں ناراض تو نہ ہوں یار آپ -----
اتنا جو تم بول رہے ہو اپنی بیوی لے آنا لمبے اور کالے بالوں والی۔
ہں تو اور کیا میں ایسی ہی بیوی لاؤ گا جس کے کالے اور لمبے بال ہونگے۔“

BEING THE STRING OF YOUR KITE

تب میں ادھر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔)
مون کیا آپ کو سچ میں لمبے بال پسند ہیں؟؟
ہاں میری جیسے تمہارے اور زینی کے ہیں نہ بالکل ویسے بال پسند ہیں مجھے۔“

تمہیں پتا ہے زینی مجھے سٹیکنگ کرنے کا بہت شوق تھا۔ لیکن جب میں نے مون کے منہ سے یہ سنا تو تب
سے اپنے بال کٹوائے تک نہیں، اف میری عاشق دوست اللہ تمہیں ہدایت دے۔“

اچھا میں چھت پر جا رہی ہوں تم بیٹھ کر کام کرو، اوکے۔“

مومن کے منہ سے یہ سن کر میری کے گال بلش کر گئے تھے، اسے وہاں اپنا مزید کھڑا ہونا دشوار لگ رہا تھا اس لیے میری نیچے بھاگ آہی۔“

میں اوپر ہی آرہی تھی تمہارے پاس، ہاں بس میں نے سوچا بال برش کرلو اس لیے واپس آگئی، اوکے اوکے کرلو۔

ویسے آج کا کیا پلان ہے تمہارا؟؟؟

یار آج میں نے ساڑھی پہنی ہے، مہرون کلر کی۔

”””””””””” ””””””””””

~~~~~

کیا ہوا میری؟؟؟؟؟

میری کے چیخنے پر زینی حیرانی اور پریشانی سے اس کو دیکھنے لگی، زینی یاریہ برش ٹوٹ گیا میرے بالوں میں پھنس کر، نہ کرویا رکھا کیا کر دیا یہ تم نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کیا کر دیا ہے میں نے؟؟؟؟،

یہ مومن بھائی کا برش تھا، نہ کرو زینی یہ کیا ہو گیا میرے اللہ مجھ سے، وہ تو مجھے جان سے مار دے گا کیا کرو اس کا۔ اب میں، یار چھپاؤ اس کو بھائی کی آواز آرہی ہے جلدی کرو ورنہ ڈانٹ پڑھے گی۔“

یارڈسٹن میں پھینک دو نہ؟؟؟؟

نہیں نہیں وہاں سے وہ دیکھ لے گا، بیڈ کے نیچے پھینک دیتی ہوں، نہیں میں وہاں سے کیسے نکالوں گی، اچھا صوفے کے نیچے رکھا ہے میں نے اس کو پتا نہیں چلے گا ، آؤ چاچی کو بتا دیتے ہیں وہ ہمیں بچالیں گیں۔ وہ دونوں کچن کی طرف بھاگیں۔-----

آگیا ہٹلریہ تو ادھر ہی آرہا ہے ، فاطمہ ہٹورا سستے سے کہا دروازے میں کھڑی ہو ، چاچی چاچی آپ کچن میں ہیں؟؟؟

ہاں ادھر ہی ہوں بیٹا۔“

وہ نہ مجھ سے مون کا پر پل برش ٹوٹ گیا ہے، اس کو نہ بتا ہے گا وہ مجھے ڈانٹے گا۔  
اچھا کوئی بات نہیں میں اس کو بول دوں گی مجھ سے ٹوٹا ہے پریشان مت ہو۔  
کہاں ہے ویسے ابھی وہ ، وہ روم میں ہی گئے ہیں۔“

امی “ لو آگیا ہٹلر، زینی تم ہنسو تو نہیں میری ایسی حالت پر، میری نے زینی کو چھپت لگائی، اوکے اوکے سوری، امی “ جی بولو بیٹا۔

امی میرا برش کہا ہے؟؟؟؟  
کو نسا برش مون امی میرا پر پل والا برش کہا ہے وہ،  
اوہ اچھا وہ برش

BEING THE STRING OF YOUR KITE

مون بھائی وہ تو مریم آپنی سے ٹوٹ گیا تھا انہوں نے صوفے کے نیچے چھپا دیا تاکہ آپ کو پتہ نہ چلے۔“  
نہیں وہ مون میں نے میں نے نہیں توڑا ، میری نے ہکلاتے ہوئے وضاحت دی، کیا مطلب تمہارا  
؟؟؟؟؟

میرا مطلب ہے کہ میں نے جان کر نہیں توڑا بال بنا رہی تھی۔ پتہ نہیں کیسے ٹوٹ گیا۔  
اچھا بس بچی کی جان لوگے کیا جانے دو اور آجائے گا، اور تو آجائے گا امی پر وہ میرا فیورٹ  
برش تھا میرے بال سلکی ہیں آپ تو جانتی ہیں اور کسی برش سے نہیں بنتے۔“





میسری نے دروازہ نوک کیا، اسلام و علیکم! میں اندر آ جاؤ علی بھائی؟؟؟؟؟  
تم اندر آ گئی ہو میسری، اوہ سوری۔

ہاں بولو کیا کام ہے۔ میں مون سے معافی مانگنے آ ہی تھی، میں نے جان کر نہیں کیا، میں مارکیٹ جاؤ گی  
تو اور برش لادو گی آپ کو۔“

نہیں شکریہ۔ تم پھر اس برش کو بھی استعمال کر کے توڑ کر بول دو گی میں لائی تھی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔  
جی نہیں میں ایسی لڑکی نہیں ہوں، میں تو بس سوری کرنے آ ہی تھی پر آپ تو اپنے دوست کی طرح ہی بد  
تمیز ہیں۔

اوکے اوکے میڈم جاؤ تم ہمیں پتا ہے۔  
جہنم میں جاؤ دونوں۔“

نہیں میں تو تمہارے ساتھ جاؤ گا مون نے جواب دیا۔“  
میسری غصے میں ٹھاسے دروازہ بند کر کے یہ جاوہ جا ہو گی تھی۔

اس کو کیا ہو گیا ہے؟؟؟  
BEING THE STRING OF YOUR KITE  
کچھ نہیں ویسے ہی پاگل ہے تھوڑی تم اپنی تیاری کرو۔

آج ابراہیم اور احمد بھائی کا ولیمہ تھا، میسری اور سیمی نے ساڑھی پہنی ہوئی تھی، سیمی نے بلیک اور میسری نے  
مہرون۔ آج تو واقع ایسا لگ رہا تھا جیسے حسن اس پر تمام ہے۔“

لیکن اس کا یہ حسن اس کے لیے کتنی بڑی مصیبت بننے والا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی، کہاں جا رہی ہو  
میری؟؟؟

سیمی نے میری سے پوچھا، میں واشروم جا رہی ہوں آتی ہوں۔

ادھر سیٹج پر مون علی مجتبیٰ ابراہیم اور محمد بھائی کے ساتھ تصویریں بنا رہے تھے، گھر کی تمام عورتیں  
رسموں اور مہمانوں کے ساتھ باتوں میں لگی ہوئی تھیں، دوسری طرف میری واشروم سے باہر آہی اور  
واش بیسن کانل کھول کر وہ ہاتھ دھو رہی تھی کہ اس کو احساس ہوا اس کے پیچھے کوئی ہے، اس نے  
پیچھے مڑ کر دیکھا تو پیچھے حسنین محمد بھائی کا سالہ کھڑا ہوا تھا، وہ جو اس سے اس دن فری ہونے کی کوشش  
کر رہا تھا، وہ اس کو دیکھ کر گھبرا گئی تھی لیکن بولی جی آپ لیڈیز واش روم میں۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟  
اس سے آگے وہ کچھ بولتی۔ حسنین نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا، ادھر فیملی فوٹو کے لیے سب میری کو  
ڈھونڈ رہے تھے پر میری وہاں ہوتی تو ملتی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔  
مجتبیٰ کیا ہوا کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟؟؟؟؟؟

یار سیمی میری کو دیکھا ہے تم نے کہا ہے وہ، اس کو سب فوٹو کے لیے بلارہے ہیں، وہ تو واش روم گئی تھی  
، مون بھائی آپ کہا جا رہے ہیں؟؟؟؟

میں میری کو دیکھنے نظر نہیں آرہی کافی ٹائم سے بابا اور باقی سب بلارہے ہیں اسے وہ واش روم گئی ہوئی  
ہے

اوکے میں دیکھتا ہوں اسے تم دونوں جاؤ سیٹج پر سب بلارہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تو حسین تتلی بہت اوڑھ تھی تو پوری شادی میں سب سے زیادہ حسین لگ رہی تھی، میسری اپنے ہاتھ پاؤں مار کر اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی، اور کہاں ہے تمہارا وہ عاشق جو ہر جگہ آکر ٹانگ اڑھا دیتا تھا، آج ہاتھ آہی ہے تو اتنی آسانی سے جانے نہیں دو گا تجھے، میسری نے اس کے ہاتھ پر جو اس نے میسری کے منہ پر رکھا ہوا تھا زور سے چکھ مارا، تو وہ بلبلا کر پیچھے ہوا، ”جنگلی لڑکی“ کوئی ہے ہیلپ کو ہی ہے بچاؤں ””””””””

مون جو میسری کو دیکھنے واش روم کی طرف آرہا تھا میسری کی آواز سن کر اس کے قدموں میں اور تیزی آگئی، حسنین بھاگ کر اس کی طرف گیا اور اس کو پکڑ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا، چپ کر خوبصورت ہے تو اس کا مطلب کیا تیری بد تمیزی برداشت کروں گا۔

اتنے میں مون دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا، میسری کو اس لڑکے حسنین کے ہاتھ میں دیکھ کر اس کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا، اور میسری اس کی حالت اس نے ساڑھی پہنی ہوئی تھی، اس کی ساڑھی کا پلو کھینچا تانی میں نیچے گر گیا تھا، وہ بغیر دوپٹے کے اس حالت میں کھڑی مون کے غصے کو اور ہوا دے گی تھی، مون نے ایک منٹ کا بھی وقفہ نہ لیتے ہوئے میسری کو اس لڑکے کے ہاتھوں سے کھینچا اور حسنین کو مارنا شروع کر دیا، مون نے اس کے منہ پاؤ پیٹ میں مار مار کر اس کو آدھ موا کر دیا تھا، میسری چیخ رہی تھی اس کو منع کر رہی تھی پر آج وہ کسی کی سننے کے موڈ میں نہیں تھا،

ہمارے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالے گا کمینے، میں تجھے کب سے نوٹ کر رہا ہوں تو اس کو تنگ کر رہا ہے۔

مون نے آخری دفع ٹانگ اس کے پیٹ میں ماری تو وہ بے ہوش ہو گیا، اس کا چہرہ خون سے بھرا ہوا تھا، مریم بھاگ کر مون کے پاس آہی اور اس کے سینے سے لگ گئی، مون نے جھٹکے سے اس کو خود سے دور کیا

جس کی وجہ سے وہ گرتی گرتی بچی، مون کی اس حرکت پر میری نے مون کی طرف دیکھا تو مون نے میری کو دیکھتے ہوئے کہاں

”اللہ نے عورت کو آدمی کی پسلی سے پیدا کیا ہے، فرشتوں کے سامنے نہیں بنایا عورت کا اتنا پردہ رکھا ہے اللہ نے عورت کو خود کو ڈکھنے کا حکم دیا ہے۔“

اب تم رو کیوں رہی ہو؟؟؟

تم تو خود اپنی نمائش کرواتی ہو خود دعوت دیتی ہو آدمیوں کو کہ وہ تمہیں بری نظر سے دیکھیں، خوش ہو جاؤ تمہارا مقصد پورا ہو گیا، وہ غصے میں کیا بول رہا تھا اس کو خود بھی پتا نہیں چل رہا تھا، اور مریم کا تو یہ حال تھا کہ مانو کا ٹوٹو بدن میں لہو نہیں، اس کا چہرہ سفید ہو گیا تھا۔

اپنی حالت درست کرو اور باہر آؤ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔“

میری نے حال کیا ٹھیک کرنا تھا، رونے سے اس کا مسکارا پھیل گیا تھا اس نے اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی بال ٹھیک کیے اور فوراً باہر آ گئی۔

میری تم کہاں چلی گئی تھی ؟؟؟؟

مون تمہیں لینے گیا تھا واپسی پر یہ اتنے غصے میں کیوں ہے؟؟؟

بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟؟

اور تم رو کیوں رہی ہو؟؟؟ کب سے سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا سیمی اس وقت فضول سوال مت کرو، میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے مجھے گھر جانا ہے مجتبیٰ کو بول دو مجھے گھر چھوڑ آئے۔“

یارا بھی تو فنکشن ختم نہیں ہوا۔۔۔۔۔ پکچرز بھی بنوانی ہیں سب تمہیں بلارہے ہیں کب

سے۔۔۔۔۔

پکچرز نہیں بنواو گی؟؟؟

نہیں میرا دل نہیں ہے، مجتبیٰ کو بول دو پلیز کے مجھے گھر چھوڑ آہے۔

اوکے میں کہتی ہوں۔

سیمی کے کہنے پر مجتبیٰ مریم کو گھر چھوڑ گیا تھا۔

گھر میں ملازموں کے علاوہ کوئی نہیں تھا، یہاں جو روم اس کے استعمال میں تھا وہ اس میں گی اور شیشے کے آگے کھڑی ہو گئی۔ “

وہ پاگلوں کی طرح اپنے آپ کو شیشے میں دیکھ رہی تھی۔ کتنی حسین تھی وہ گندمی رنگت میں سرخی سی تھی، اس کے گال اور ناک ہر وقت لال رہتے تھے، رونے کی وجہ سے اس کا لائٹ سائیک اپ اور لائٹ ہو گیا تھا، آنکھوں کا مسکارا پھیل گیا تھا، اس کی آنکھیں اس کے رونے کی چغلی کھا رہی تھیں اس نے وہاں کھڑے ہوئے مون کے الفاظ یاد کرنے کی کوشش کی (اب تم کیوں رو رہی ہو؟؟؟؟ تم تو خود اپنی نمائش کرواتی ہوں۔) وہ اس کو ایسا سمجھتا تھا، یہ سوچ کر ہی اس کا سانس رکھ رہا تھا، دل میں شدید درد کی لہر اٹھ رہی تھی۔ (تم خود دعوت دے رہی ہو آدمیوں کو کہ وہ تمہیں بری نظر سے دیکھیں خوش ہو جاؤ تمہارا مقصد پورا ہو گیا ہے۔) اس کا دل درد سے پھٹنے کو تھا، مون اس کو ایسی لڑکی سمجھتا تھا، اوہ خدا کہا جائے وہ

----- اس نے اپنے کان میں ڈالے ہوئے سلور جھمکے کھینچ کر نکال دیے، اب وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر اپنے بال کھینچ رہی تھی اور ساتھ ہی زور زور سے رو بھی رہی تھی۔  
اس کو اس وقت اپنی ماں کی باتیں یاد آرہی تھیں "  
مریم دوپٹہ لے کر رکھا کر و حفظ قرآن ہو تم تمہارے سینے میں اللہ کا قرآن ہے۔  
امی بس بھی حافظ قرآن کے دل نہیں ہوتے کیا؟؟؟؟  
بیٹا یہ بات نہیں ہے، جب تم نے اللہ کی کتاب یاد کر لی ہے تو اس پر عمل بھی تو کرو نہ۔  
اللہ فرماتا ہے نہ قرآن مجید کی  
سوری الاحزاب میں

یا ایھا النبی قل لازواجک و بناتک و نساء المؤمنین یدنین علیھن من جلا بیھن ذلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یوزین وکان اللہ غفور رحیم۔

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحب زادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں۔ اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی۔ پھر نہ ستاہیں جاہیں گی۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دیکھو بیٹا عورت کو اللہ نے کیا حکم دیا ہے کہ وہ خود کو  
ڈھانپا کر رکھے۔

اچھا امی بس کریں آپ تو مولوی ہی بن جاتی ہیں، ایسی باتیں بتائیں گی مجھے ان کا علم ہو گا میں عمل نہیں کروں گی تو مجھے گناہ ہو گا، تو اچھی بات ہے نہ، نہیں امی پھر مجھے گلٹی فیل ہوتا ہے کے مجھے یہ معلوم ہے لیکن میں اللہ کا یہ حکم نہیں مان رہی، اللہ تمہیں ہدایت دے بس میری تو دعا ہے آمین۔)

میری ”میری“ ”””””””” ”دروازے پر دستک ہو رہی تھی۔ دروازے پر مون تھا جو دروازہ بجا رہا تھا اور میری کو آواز دے رہا تھا، میری نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

آپ؟؟؟

ہاں میں جلدی آیا ہوں تم سے بات کرنی تھی کچھ، جی بولیں۔۔۔۔۔

آج جو کچھ ہوا اس کے بارے میں گھر میں کسی کو کچھ نہیں پتا چلنا چاہیے، مون کافی سنجیدہ لہجے میں بات کر رہا تھا، یہ سن کر بابا چاچو سب پریشان ہو گئے اور میں ایسا نہیں چاہتا، میں نے اس لڑکے کو بھی سمجھا دیا ہے اب یہ معاملہ ختم سمجھو، میں کسی کے منہ سے یہ بات نہ سنوں ہمارے گھر کی عزت کا معاملہ ہے، اور تم بھی آئندہ احتیاط کرنا۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اپنی شکل درست کرو سب آنے والے ہیں تمہیں ایسے دیکھ کر پریشان ہونگے۔

اتنی بات کر کے مون جن قدموں پر آیا تھا انہی پر واپس چلا گیا۔

اس کے بعد میری نے آٹھ کر چیخ کیا اور اب وہ کافی فریش نظر آرہی تھی، اتنے میں سب گھر والے بھی آگے تھے۔

سب سے پہلے میری کے بابا اس کے پاس آئے، میری بیٹے تم گھر کیوں آگے تھیں؟؟؟

تمھاری امی اور باقی سب پریشان بھی ہو رہے تھے۔  
 بابا طبیعت خراب ہو رہی تھی میری اور سر میں بھی بہت درد ہو رہا تھا اس لیے۔  
 چلو پھر اٹھو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں، نہیں بابا دوا ہی لی ہے میں نے اب میں کافی اچھا محسوس کر رہی  
 ہوں اب سوؤ گی تو ٹھیک ہو جاؤ گی صبح تک، اچھا بیٹا پھر تم آرام کرو میں بھی چلتا ہوں، اوکے (لو یو بابا)  
 لو یو بابا کی جان) بابا کی اتنی فکر پر پھر سے مریم کی آنکھوں میں آنسوؤں آگے تھے، اللہ حافظ۔ بابا۔ اللہ  
 حافظ گڑیا۔“

بابا لاہٹ آف کر کے چلے گئے تھے پر اب نیند کس کو آنی تھی، میری تو یہ سوچ رہی تھی کہ اب وہ  
 مون کی نظروں سے گر گئی ہے۔“  
 وہ اسے اچھی لڑکی نہیں سمجھتا اپنی دوست نہیں سمجھتا وہ اب اس کا سامنا کیسے کرے گی۔  
 یہی سوچتے ہوئے میری کب سو گئی اس کو پتا ہی نہیں چلا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

صبح اٹھ کر سب نے اس سے اس کے جلدی گھر آنے کا اس کی طبیعت کا پوچھا، اب وہ فریش فریش نظر  
 آرہی تھی اور اس میں ایک اور تبدیلی بھی نظر آرہی تھی، جو کسی نے اس کو بولی تو نہیں پر نوٹ سب  
 نے کی تھی جو دوپٹہ پٹی کی طرح اس کے گلے میں رہتا تھا آج اس نے اس کو اچھے سے اوڑھا ہوا تھا





سمجھتا یا اس کو کیسے بتاؤ میں اس سے محبت کرتی ہوں، اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں، اس کا غصہ سخت لہجہ بے رخی سے بات کرنا تکلیف دیتا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ مریم ”””””””””” جی مون، یہ کیسی باتیں کر رہی ہوں تم میری بہن سے تم اتنی گھٹیا ہوگی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

چلو میرے ساتھ نیچے، اہہہہ چھوڑیں میرا ہاتھ مون چھوڑیں درد ہو رہا ہے مجھے، مون کر گرفت میری کے ہاتھوں پر اتنی سخت تھی کہ مریم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ چلو میرے ساتھ مون میری کو گھسیٹتے ہوئے چھت سے نیچے لے آیا تھا، مون یہ کیا کر رہے ہو تم چھوڑو نیچی کا ہاتھ یہ کیا بد تمیزی ہے مون، میں بد تمیزی کر رہا ہوں بابا پوچھیں اس سے یہ کیا بول رہی تھی زینی کو، میں بس یہ بول رہی تھی کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔“

میری کا اتنا کہنا تھا کہ مون نے اتنی زور سے مریم کے چہرے پر تھپڑ لگایا کہ اس کا دماغ گھوم گیا، چپ کرو بے شرم بے حیا کی کیسی باتیں کر رہی ہو تم ابو کے سامنے، ذرا شرم نہیں آرہی تمہیں؟؟؟

خبردار خبردار جو آئندہ تم مجھے زینی کے ساتھ نظر آئیں۔“

جاو یہاں سے اب کھڑی تم میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔

میری پہلے تو اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بے یقینی سے مون کو دیکھتی رہی کیا یہ وہی شخص تھا جس سے وہ محبت کرتی تھی؟؟؟؟

اس کا شفقت اور محبت سے پیش آنے والا دوست، اور جب اس کو مون کے بلانے پر ہوش آیا تو وہاں سے بھاگ کر چلی نیچے چلی گی۔

مون تمھیں اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا بیٹا، بچی ہے وہ، بچی نہیں ہے وہ بابا صرف ایک بے حیا لڑکی ہے۔

بیٹا اگر وہ تمھیں پسند کرتی ہے تو اس میں حرج ہی کیا ہے میں بھائی جان سے بات کرتا ہوں، میری اپنی یہی خواہش تھی کہ میں اس کو تمھاری دلہن بناؤں۔

بس ابو یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ مجھے نہیں کرنا اس سے ایسا کوئی بھی رشتہ۔

جیسا باپ ویسی بیٹی باپ نے بھی پسند کی شادی کی تھی، اب بیٹی کی حرکتیں بھی دیکھ لو توبہ توبہ، بس نیچہ بیگم چپ کر جائیں آپ خدا کا خوف کر لیں ایسی باتیں بچوں کے سامنے نہ کریں، بس میں ہی خوف کرو

آپ اور آپ کے بہن بھائی نہ کریں، اور تم ادھر آؤ دروازے میں کہا کھڑی ہو؟؟؟؟

جی۔ جی امی کیا بھائی سہی بول رہا ہے، وہ لڑکی تم سے ایسی باتیں کرتی تھی؟؟؟؟

شکل سے تو ایسی نہیں لگتی تھی ویسے۔

----- نہیں امی وہ ””

سچ بولو زینی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا، بھائی وہ آپ کو پسند کرتی ہے بچپن سے، مجھے شروع سے پتا ہے۔

زینی کی بات پر مون کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آہی تھی۔

وہ آپ سے شادی کرنا چاہتی ہے اور وہ یہ بات آپ کو بتانے ہی والی تھی، بھائی مجھے اور کچھ نہیں پتا، آپ مجھے تو نہیں ماریں گے نہ اب میری کی طرح زینی نے روتی ہوئے مون سے پوچھا، نہیں میرا بچہ تمہیں

کیوں مارو گا میں تم تو میری پیاری بہن ہو اس سب میں تمھاری کوئی غلطی نہیں ہے میری جان، ادھر آؤ

بیٹھو میرے پاس اب تم اس لڑکی سے ملنا چھوڑ دو کم کر دو، مون یہ سب کیا بول رہے ہو تم مریم





ہاں سیمی کسی نامحرم سے بات کرتی ہو؟؟

ریلیشن شپ میں تو نہیں ہو، بس دوست کی طرح کرتی ہوں۔ تمہارے پاس وجہ ہے چننا اللہ کو یہ سب نہیں پسند۔

پر میں غلط بات تو نہیں کرتی نہ، دیکھو میری ایک لڑکا آدمی کبھی آپ کا دوست نہیں ہو سکتا، تم جو بہانے بناؤ ایسے نہیں تو ویسے نہیں، چلو مان لیا تم ایسا نہیں سوچتی پر کیا گر نئی ہے کہ اگلا بھی ایسا نہیں سوچتا بات کو سمجھو میری۔”

اور دوسری بات گانا سننا یا سیمی ایسے نہیں بولو میں گانے سننے بغیر نہیں رہ سکتی۔”  
میوزک میری صبح شام غم خوشی سب کا ساتھی ہے، میں اس کو نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔۔۔  
اچھا میری ایک بات بتاؤ ایک بہت بڑا مجمع ہے اس میں پوری دنیا موجود ہے۔ اس میں تم بھی بیٹھی ہوئی  
ہوں اور اس محفل میں اللہ تعالیٰ موجود ہیں، اللہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت سنارہے ہیں لیکن اس مجمع  
میں تم بیٹھی ہو نہ تو تم اللہ کو دیکھ سکتی رہی ہو نہ سن پارہی ہو کیسا لگے کا تمہیں؟؟؟؟؟؟  
سیمی کی بات سن کر میری کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

بولو کیسا محسوس کرو گی تم؟؟؟؟؟

کیسی باتیں کر رہی ہو تم اللہ نہ کریں، تو کیا تم پھر بھی گانے سننا نہیں چھوڑ سکتی؟؟؟؟  
میری کو گھبراہٹ ہو رہی تھی سیمی کی بات سن کر پتا نہیں سیمی میں کوشش کرو گی، یہ بول کر میری سیمی  
کے پاس سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری ”””” میری ”””” ”، جی امی اٹھو بابا کو چائے بنا کر دو، اچھا ماما لاتی ہوں بنا کر میری اٹھی اور جا کر اپنے والدین کے لیے چائے بنا کر لائی۔

یہ لیس بابا چائے اس نے دونوں کو چائے صرف کی، کہا جا رہی ہو میری؟؟؟؟  
ماما سہمی اور ہمنہ کے پاس، ادھر بیٹھو میرے پاس تم میری کے بابا کل سے اس کا منہ بنا ہوا ہے، پوچھیں اس سے کیا ہوا ہے؟؟؟؟؟

کچھ نہیں ہو اما آپ ایسے ہی پریشان ہو جاتی ہیں، میری میری جان کیا ہوا ہے کیوں پریشان ہو آپ بابا کو بھی نہیں بتاؤ گی؟؟؟

بابا تو آپ کے فرینڈ ہیں نہ۔۔۔۔۔  
بابا وہ مون ابھی میری کچھ بولتی ہی اس کے بابا بول اٹھے اوہ اچھا مون والی بات پر منہ لٹکایا ہوا ہے تم نے، کیا مطلب بابا آپ کو پتا ہے؟؟؟؟

ہاں نوید نے بتایا رات ہماری بات ہوئی تھی، بابا وہ۔۔۔۔۔ بس میرا بچہ رو کیوں رہی ہو؟؟؟؟  
بابا اب سب مجھے بری لڑکی سمجھیں گے، نہیں میرا بچہ تم تو میری پیاری بیٹی ہو، اور کسی کو پسند کرنا گناہ تو نہیں کے۔ اگر لڑکی کسی سے محبت کرتی ہے تو وہ بری لڑکی نہیں ہو جاتی، ہاں مگر جن کے جذبات جوانی میں نامحرم کے بجائے رب سے جڑنا شروع ہو جائیں ان کے دل روحانی لذتوں سے سرشار ہو جاتے ہیں، ان کی عاقبت کا سفر بہت خوبصورت ہوتا ہے اور خوش بخت ہیں وہ انسان جو رب کی محبت کو جوانی میں محسوس کرنا شروع کر دیتے ہیں۔“

تو میرا بیٹا تم دکھ کیوں کر رہی ہو، ہمارا دل پتا ہے کب ٹوٹتا ہے؟؟؟؟

جب ہم اللہ سے دور ہو جاتے ہیں، اللہ چاہتا ہے کہ اب ہم اس کے قریب ہو جائیں، میرا بیٹا اللہ آپ کا انتظار کر رہا ہے، محبت میں ناکامی کو کمزوری نہیں طاقت بناؤ اپنی، اس نے انکار کر دیا تو کیا ہوا۔

اللہ میری بیٹی کو بہت اچھا ہمسفر دے گا، جو میری بیٹی سے محبت بھی کرے گا اور عزت بھی۔

عزت محبت سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے میرا بچہ جب عزت پر بات آجائے تو محبت سے بھی پیچھے ہٹ جانا چاہیے، مجھے یقین ہے میرا بچہ سمجھ رہا ہے، میری بات سمجھ گیا ہو گا۔

چلو جاؤ میرا بیٹا جہاں جا رہی تھی تم، لویو بابا“ چلو بس آنسو صاف کرو اپنے اب“ اور لویو ٹو میری جان۔“

میری کہاں جا رہی ہو تم؟؟؟؟

دریشوار آپنی میں سیمی اور ہمنہ کے پاس جا رہی ہوں، آپ بھی چلے نہ ساتھ آخری دن ہے میرا انجوائے کریں گے۔ ویسے میری تم تو کافی بے شرم اور بے حیا ہو، جی۔۔۔۔۔

کیا مطلب میں سمجھیں نہیں، مجھے بھی تم اتنی معصوم اور بھولی لگتی تھی، لیکن تم تو محبت محبت کھیل رہی ہو۔

یہ آپ کیا بول رہی ہیں، آپ کو کس نے بتایا یہ سب، مجھے کیا پورے گھر میں ایسا کون ہے جس کو یہ لو سٹوری نہیں پتا۔

دریشوار کو جو کہنا تھا وہ کہہ کر چلی گئی تھی، لیکن مریم کا چہرہ سفید پڑھتا جا رہا تھا۔





اچھا اچھا بس لڑو نہیں، ہم نہ بس اب تم بھی زبان کو چپ کر لو، یہ دیکھو میں نے تمہارے لیے چاکلیٹ  
کیک بنایا ہے، تمہیں پسند ہے نہ؟؟؟؟  
شکریہ سہمی تم نہ ہوتی تو کیا ہوتا میرا۔۔۔۔۔۔۔۔  
ہاں ہاں سب یہی ہے تمہاری میں تو کچھ نہیں لگتی ہم نہ ان دونوں کو رکھ کر جل کر بولی، ہمنویار تو تو میری  
گلاب جامن جیسی دوست ہے نہ، ”ہم ہم بس مکھن نہ لگاؤ۔“

آج مریم کی گھر واپسی تھی، اس نے دو دن جیسے گزارے  
تھے اس کو ہی پتا تھا، آج اس کا دل بہت دکھی تھا وہ کہاں یہاں رہنے کے خواب دیکھتی تھی اور کہاں اب وہ  
اس گھر کو چھوڑ کر جا رہی تھی۔  
وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ یہاں واپس آئے گی بھی کہ نہیں، گھر میں سب سے مل کر اب وہ لوگ  
گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔  
انہیں سٹیشن ابراہیم بھائی چھوڑنے آئے تھے، کسی نے اپنے رویہ سے اس کو پتا نہیں چلنے دیا تھا کہ گھر میں  
کوئی بات ہوئی ہے۔  
میری سب کی لاڈلی تھی کوئی اس کو دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا یہی سب سوچتے وہ اسٹیشن پونچھ گئے تھے،  
ابراہیم سے مل کر اب وہ لوگ ٹرین میں بیٹھ گئے تھے۔  
وہ جب آرہی تھی تو وہ کتنی خوش تھی کتنی امیدیں لائی تھی ساتھ پر واپسی پر اس کے ہاتھ خالی تھے۔

اس بار وہ اس کو سٹیشن چھوڑنے بھی نہیں آیا تھا، تناسب ہونے کے بعد اس کا آنا نہیں بنتا تھا، لیکن اس نے مسکرا کر آنکھیں بند کر لی، اس کی مسکراہٹ میں کرب واضح تھا۔

اس نے کھڑی بند کی اور جا کر بیڈ پر لیٹ گیا، دسمبر کا آخر تھا ٹھنڈ بڑھ گئی تھی، اس نے آنکھیں بند کی اور سوچنا شروع کیا۔

## BEING THE STRING OF YOUR KITE

مون آپ کیا کر رہے ہو یہ ، میں لکھ رہا ہوں، کیا لکھ رہے ہوں، گرمیوں کی چھٹیوں کا کام کر رہا ہوں تنگ نے کرو، مون ان فلاورز میں کلر کر دو، کاپی پر بنے ہوئے پھولوں کو دیکھ کر وہ بچی اس میں رنگ بھرنے کی ضد کر ہی تھی، آپ کام لکھوں میں کلر کر دوں گی، نہیں تم خراب کر دوں گی، مون پکا وعدہ

تھوڑی دیر گزرنے کے بعد۔۔۔۔۔

اب اس منظر میں وہ دونوں مسکرا رہے تھے مومن اس کو بول رہا تھا تم بہت ڈرامے باز ہو۔



کیا بات بھائی؟؟؟؟

سمجھ گیا میں کسی کو نہیں بتاؤ گا آپ دونوں فکر نہ کرو، اتنے میں ان لوگوں سے تھوڑی دور کھڑی میسری بولی کیا بات مجھے بھی بتاؤ میں بھی تمہارے گروپ میں ہوں، تمہاری دوست ہوں یا ر

[illegible]

میں ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا کر دیا، میری اپنے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی، لیکن وہ اس کو چھوڑ نہیں رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ایک دم ہی مریم کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے، مون جو اس کو پکڑ کر کھڑا تھا، علی نے اس کا ناک چھوڑا تو وہ مون کی بازو میں گر گئی۔

یا اللہ ””””” اس کو کیا ہوا میں تمہیں بول بھی رہا تھا بس کرو۔ دیکھا اب تم نے مریم کو ہمیشہ سے ہی دمہ کا مسئلہ تھا ٹھنڈے پانی اور سانس روکنے سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مون پاگلوں کی طرح سب پر غصہ کر رہا تھا، میری کو ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے اس کا چیک اپ کروایا اس کو دوایاں دی تو اس کو ہوش آ گیا تھا، اور اب مون اس کے پاس کھڑا اس سے معافی مانگ رہا تھا اس کو پیار کر رہا تھا سوری ہماری پیاری دوست اب ہم ایسا نہیں کریں گے، ان کے گروپ میں علی اور مجتبیٰ مون اور میری کی جوڑی تھی، میری بچپن سے مون کے ساتھ اٹیچڈ تھی، اس کا دل مون کی طرف کھینچتا تھا، پر بچپن میں اس کو نہیں پتا تھا، ایسا کیوں ہوتا ہے اس کو مون کیوں اتنا اچھا لگتا تھا، مون آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر میری کو اور اس کی شرارتوں کو یاد کر کے مسکرا رہا تھا اور وہ یہ نہیں جانتا تھا۔

منظر ایک بار پھر بدلہ تھا میری اور مون دونوں گول گپے کھا رہے تھے، ایک گول گپا رہ گیا تھا جس پر لڑا ہی ہو رہی تھی مون یہ میں کھاؤ گی، نہیں یہ میں کھاؤ گا، تم نے دیکھا ہے تم کتنی موٹی ہو گی ہو کھا کھا کر؟؟؟؟؟؟

یہ مجھے کھانے دو اب ورنہ اور موٹی ہو جاؤ گی۔

نہیں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔





تھی، اور اس نے ایک دم اس کی طرف سے نظریں ہٹالیں، اس کہ دل میں گد گدی سی ہو، ہی تھی میری کو دیکھ کر، اس نے دیکھا میری اس کے پاؤں کی طرف دیکھ رہی ہے۔

اس کے سٹیپ کٹنگ بال اس کے چہرے پر آرہے تھے تو اس نے اس کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر اس کو سہارا دیا تو وہ سیدھی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

سوری مون آپ کو درد تو نہیں ہو رہا، اگر میں آپ کا پاؤں چھوڑ دیتی تو گر جاتی۔۔۔۔۔۔

مون اس کے چہرے کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ عجیب گریز تھا آنکھوں کا۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں چلو چھوڑ آؤ تمہیں مون اور مریم ساتھ ساتھ چل رہے تھے، میری زینہ اور باقی سب کو مل آہی تھی،

میسری “جی؟؟؟

تمہیں چین نہیں ہے ویسے، ایسے کیوں بول رہے ہو تم، اب دیکھو مجھے تمہیں چھوڑ کر آنا پڑ رہا ہے، نہ تم اوپر آتی نہ مجھے تمہیں چھوڑنے آنا پڑتا۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ میسری اس کے گلے لگ گئی۔

وہ اب سترہ سال کا لمبا لڑکا تھا، اور میسری کی عمر چودہ سال تھی، وہ اس سے قد میں تھوڑی چھوٹی تھی۔

یار آج تو نہ لڑو مومن کل میں جا رہی ہوں، مل لو کیا پتا انگلی بار ہم کب آئیں۔

میسری کا سرمون کے دل کے مقام پر تھا، وہ سن سکتی تھی مون کا دل کتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

اس نے میری کو خود سے دور کیا اور ایک نظر اس کو دیکھ کر بولا ایسے نہیں بولو جلدی آنا میں تمہارا انتظار کرو گا۔ اوکے ہائے-----

مومن کو اپنی حالت سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کو کیا ہو رہا ہے ، وہ روز رات کو میسری کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔ جب فرست سے بیٹھا ہوتا تو وہ اور بس میسری کی یادیں ہوتی اور اب تو اس کا یہ حال ہو گیا تھا کہ کام کرنے سے پہلے کام کرنے کے بعد ہر وقت میسری اس کو یاد آتی تھی۔-----

ایک دن وہ مجتبیٰ کے کمرے کے آگے سے گزر رہا تھا کہ اس نے مجتبیٰ کو کہتے ہوئے سنا۔۔۔۔۔  
میں مریم کو پسند کرتا ہوں دریشوار مجتبیٰ تم یا گل ہو گے ہو۔

کیا بول رہے ہو تم؟؟؟؟؟

ہاں میں یا گل ہو گیا ہوں آپنی میں اس سے محبت کرتا ہوں وہ بھی مجھے پسند کرتی ہے۔۔۔۔۔

مومن اس سے زیادہ اور کچھ نہیں سن سکتا تھا وہاں سے تیز تیز چلتا اپنے کمرے میں آیا اور کمرے میں بند ہو گیا۔

اس نے پورا دن کھانا نہیں کھایا نہ وہ کسی اور کام سے کمرے سے باہر نکلا۔  
وہ جس سے محبت کرتا تھا وہ کسی اور سے محبت کرتی )

ایک منٹ روکیں-----



ماما میرا صبر نہ آزمائیں میں ٹوٹ گیا تو جڑ نہیں پاؤں گا، ایسے مت کہو میری جان بتاؤ مجھے میرے بچے کیا بات میرے بیٹے کو پریشان کر رہی ہے۔

ماما میں مریم سے محبت کرتا ہوں تو اس میں ایسی کیا بات ہے جو تم رورہے ہو اس کی امی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

بلکہ میں اور تمہارے بابا کو بھی وہ بہت پسند ہے ہم خود سوچ رہے تھے کہ تم سے بات کریں۔۔۔۔۔ اس میں رونے کی کیا بات تھی تم مجھ سے پہلے کہتے پاگلوں کی طرح رو کر تم نے اپنا حال بگاڑ لیا ہے۔۔۔۔۔

نہیں ماما وہ میرے نصیب میں نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رورہا تھا۔۔۔۔۔

ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو مون ماما وہ مجتبیٰ کو پسند کرتی ہے، اور وہ بھی اس کو پسند کرتا ہے۔

نہیں بیٹا ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ ایک اچھی لڑکی ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

ماما میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے مجتبیٰ کو یہ سب کہتے ہوئے۔۔۔۔۔

اچھا تم پریشان نہ ہو سب اچھا ہو گا اس کی امی نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا، مون یہ کیا تمہیں تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے، نہیں امی میں ٹھیک ہوں۔

اٹھو مون ڈاکٹر کے پاس چلو دو ابھی لے کر آؤ ورنہ میں تم سے ناراض ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔

اس کی امی اس کو زبردستی ڈاکٹر کے پاس لے کر آہی تھیں۔۔۔۔۔

ہاں بیگم کہاں ہے مون؟؟؟

مریم میسری مریم ----- مون بار بار مریم کا نام پکار رہا تھا وہ کسی خواب کے زیر اثر تھا۔  
مون مریم نہیں ہے میں ہوں، بابا مریم-----

اوہ تو یہ بات ہے، مگر یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ مریم بھی مجتبیٰ کو پسند کرتی ہے۔  
اس کو کوئی غلط فہمی بھی تو ہو سکتی ہے نہ۔

adab@safreadab.com

مومن کا دن رات مریم کی یادوں میں گزرتا تھا، لیکن اب فرق یہ تھا کہ پہلے وہ مریم کے ساتھ رہنے کے خواب دیکھتا تھا اور اب مریم کو مجتبیٰ کے ساتھ دیکھ کر اپنا خون جلاتا تھا، وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا گھر میں سب مومن کا بدلہ ہو اور یہ نوٹ کر رہے تھے۔ اور آخر یہ سب کب تک چھپ سکتا تھا، مومن کی امی نے سب کے سوالات سے تنگ آ کر کہہ دیا تھا کہ مومن کالج میں کسی لڑکی کو پسند کرتا تھا۔

اس نے مومن کو دھوکا دے دیا ہے، لیکن اس سب میں مومن کا ایک فائدہ ہوا تھا وہ اللہ کے قریب ہو گیا تھا، یہ نہیں تھا کہ وہ پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا لیکن اب وہ کوئی نماز قضا نہیں کرتا تھا۔

ساری رات اس کو نیند نہیں آتی تھی وہ اٹھ کر تہجد پڑھتا اللہ سے اپنی بہتری اور صبر کی دعا کرتا



اس کے منہ سے اپنے لیے محبت کا اعتراف اس کو تکلیف دے رہا تھا، آخر یہ لڑکی کتنے لڑکوں سے ایسے اعتراف کر چکی تھی، وہ اب اپنے آپ کو اس تکلیف سے بچانا چاہتا تھا، جو اس نے پچھلے تین سال کاٹی تھی، اس لیے وہ میمری کو جلد از جلد یہاں سے بھیج دینا چاہتا تھا، کہی اس کا دل پھر اس دھوکے باز کی باتوں میں نہ آجائے۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE۔ ہاں مجتبیٰ بولو کیا کام ہے۔

کسی نے زوردار چاٹا مارا تھا مون کے منہ پر، تھیں ذرا شرم نہیں آرہی، دکھ نہیں ہو رہا؟؟؟  
تم اس لڑکی کو رنگ دینا چاہتے ہو، جو مجھے پسند کرنے کا دعویٰ کر رہی تھی؟؟؟



مون بھائی پاگل ہو گئے ہیں کیا بکو اس کر رہی ہیں آپ، میں اس کو کیوں دینے لگا رنگ، کیا مطلب تو پھر کونسی مریم کی بات کر رہے ہوں تم؟؟؟

یار آپ تو میرے دوست ہیں آپ سے کیا چھپانا، آپ اقبال انکل کو جانتے ہیں نہ؟؟؟  
ہاں۔ ”ان کی بیٹی مریم جو شادی میں بھی آہی تھی، بلیوڈریس میں اس کو پسند کرتا ہوں، کافی سال ہو گئے ہیں ہمیں ساتھ اب میں چاہتا ہوں میری انگلیجمینٹ ہو جائے۔ میں نے گھر میں بھی بات کر لی ہے اس کے لیے۔

مجتبیٰ پتا نہیں کیا کیا کہانیاں سن رہا تھا مون جو، اور یہاں مون کو تو جیسے کسی نے تپتے صحرا پر لا کھڑا کیا تھا، اوہ خدایہ کیا کر دیا تھا اس نے اپنی ہی محبت کے ساتھ۔

مون بھائی آپ سن رہے ہیں میں کیا کہہ رہا ہوں؟؟؟  
مجتبیٰ ابھی تم جاؤ بعد میں آنا میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ابھی، کیوں کیا ہوا آپ کی طبیعت کو؟؟؟  
کچھ نہیں جاؤ تم ابھی۔  
BEING THE STRING OF YOUR KITE

مجتبیٰ کے جانے کے بعد مون اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔ یہ کیا کر دیا تھا اس نے اپنی محبت کے ساتھ۔ اس نے محبت تو کی تھی، لیکن اعتبار نہیں کیا تھا، وہ ایک دفعہ میری کی بات سن تو سکتا تھا، پر اس نے کیا کیا بس فیصلہ سنا دیا اور خود سے یہ سوچ لیا کہ وہ بے وفا ہے۔

اس کی مریم بے وفا ہے، اب وہ اس کو کیسے منائے گا، وہ ہمت نہیں کر پارہا تھا مریم سے معافی مانگنے کی پتا نہیں کب تک اس کو اپنی غلطی کے گلٹ میں جینا تھا۔

مون غصے میں اپنے کمرے کی ہر چیز کو اٹھا اٹھا کر نیچے پھینک رہا تھا اس کو میسری کی وہ آنکھیں یاد آرہی تھی جس میں یہ شکوہ تھا کہ وہ اس پر اس کی محبت پر یقین نہیں کرتا۔  
اس نے میسری کو تھپڑ مارا تھا اس کی آنکھوں کا دکھ یاد آرہا تھا مون کو۔  
مگر میسری کو تھپڑ مار کر اس کو بھی دکھ ہوا تھا بعد میں اس نے خود کو سزا دی تھی، وہ تب تک اپنا ہاتھ دیوار میں مارتا رہا تھا، جب تک اس کے ہاتھ سے خون نکل نکل کر ہاتھ سن نہ ہو گیا۔  
مریم نے نہیں دیکھا تھا، جب دریشوار اس کو باتیں سنا کر گی تھی وہ صحن میں کھڑی تھی، مون مجتبیٰ کے ساتھ آیا تھا اس کے ہاتھ پرواہٹ پٹی بندھی ہوئی تھی۔  
وہ اپنے آنسوؤں چھپانے کے چکر میں مون کی طرف دیکھے بغیر ہی چلی گی تھی۔  
مون کو یہ سب سوچ کر غم غصہ سب کچھ ہو رہا تھا، لیکن اب کیا کو سکتا تھا۔  
جلد بازی کے فیصلے ہمیشہ انسان کا نقصان کرواتے ہیں اور اب مون بھی بیٹھ کر پچھتا رہا تھا، اگر محبت کے رشتے میں اپنی محبت پر اعتبار نہ ہو تو اس محبت کا کوئی فائدہ نہیں، اگر کبھی کوئی غلط فہمی ہو جائے تو ہمیں اس کو مل بیٹھ کر ہل کر لینا چاہیے شک کی بنیاد پر رشتے ختم کر دینا کنارہ کشی کر لینا بے وقوفی ہے۔ مون یہ بے وقوفی کر چکا تھا اور اب پچھتا رہا تھا۔-----

مریم کو اسلام آباد آئے ہوئے ہفتہ ہو گیا تھا، کراچی سے آکر وہ کافی مصروف رہی تھی، اس کی دوستیں کزنز سب اس سے ملنے آتی رہی تھیں، آج اس کی بیسٹ فرینڈ اس سے ملنے آہی تھی، ویسے تو میسری سب کی ہی فیورٹ تھی سب سے پیار سے ملتی تھی سب کی دوست تھی۔  
لیکن ضباہ اس کی بیسٹی تھی۔-----



جو اپنے جسم کی نمائش کرواتی ہے، ضباعہ نے اس کی بات سن کر اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا، میری اپنی ٹانگیں جھولے پر رکھ کر اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی، نہیں پاگل تم ایک بہت اچھی لڑکی ہو، جو لڑکی پردہ نہیں کرتی وہ بری تو نہیں ہوتی ہاں لیکن پردہ فرض ہے، اللہ کا حکم ہے ہمیں کرنا چاہیے ہمارے ہاں یہ مانا جاتا ہے جو لڑکی نقاب پہنتی ہے نامحرم سے یونہی ہر بات کیوں نہیں کر لیتی اس میں کانفیڈنٹ نہیں ہے، وہ ڈری ڈری سی رہتی ہے اور جو عورتیں نقاب نہیں پہنتیں کانفیڈینٹلی آدمیوں سے بات کر لیتی ہیں، ہمارا معاشرہ ان کو آوارہ اور بے حیا بولتا ہے۔

جو اسلام کو اپنانے کی کوشش کرے گا ہم اسے یہ کہہ کر سے ہٹا دیں گے کہ ایسے تمہاری کوئی ویلیو نہیں ہوگی معاشرے میں لوگ تمہیں کم تر سمجھیں گے، اور جو نقاب اور پردہ نہیں کرتی ان عورتوں کو غلط باتیں کر کے نیچا دکھاتا ہے ہمارا معاشرہ۔

ہم اگر لوگوں کو خوش کریں گے تو یہ کبھی خوش نہیں ہوتے میری، تو ہم اس کو ہی خوش کیونہ کریں جو ہمارا رب ہے، ہم پر رحم کرتا ہے ہمیں خوشیاں دیتا ہے ہماری ہر خواہش پوری کرتا ہے ہماری ہر دعا قبول کرتا ہے ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے، بالکل ایسا ہی ہے ضوبی، تو اس لیے لوگ کیا کہتے ہیں یہ مت سوچو اس کی فکر مت کرو تم بس اللہ کی فکر کرو کہ وہ کیا سوچتا ہے تمہارے بارے میں۔

ضباعہ تم پردہ کرتی ہو تو تمہیں اکیلا محسوس نہیں ہوتا فیملی فنکشنز میں ہر جگہ، میرا مطلب ہے تم کیسا محسوس کرتی ہوں پردہ کر کے۔

مریم میں پردے میں بہت کفر ٹیبل ہوتی ہوں، بہت اچھا محسوس کرتی ہوں جب بھی گھر سے نکلتی ہوں اللہ سے دعا کرتی ہوں اللہ یہ پردہ نقاب میں نے تیرے لیے کیا ہے تو اس کو قبول کر اور میرے پردہ کی میری عزت کی حفاظت فرما۔

میری آج کل لڑکیاں فیشن کرتی ہیں، پینٹس پہنتی ہیں میک اپ کرتی ہیں، اور جب لڑکے ان کو چھیڑتے ہیں تنگ کرتے ہیں اور ایسی لڑکی کے ساتھ اگر رہیپ کا واقعہ ہو جاتا ہے تو وہ بولتی ہیں ہم نے کچھ نہیں کیا لڑکوں کی نیت ٹھیک نہیں تھی۔ مجھے تم خود بتاؤ جب تم خود اپنی نمائش کرو گی تو آدمی تمہیں دیکھیں گے ہی نہ؟؟؟؟

پھر آگے سے بولتی ہیں اللہ نے ہماری حفاظت نہیں کی ہم اللہ سے دعائیں کرتے رہے، میری تم خود بتاؤ تم نے کبھی سنا ہے کہ کسی پردہ کرنے والی کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے؟؟؟؟

نہیں ضوبی بہت بہت کم ہوتا ہے ایسا، تو پھر جب ہم اللہ کا حکم مانتے ہیں اپنے آپ کو چھپا کے باہر جاتے ہیں اپنی زینت کی نمائش نہیں کرتے تو اللہ خود ہی ہماری حفاظت کرتا ہے، جو خود کو نمائش کا سامان بناتی ہیں، وہ کس منہ سے کہتی ہیں ہم نے اللہ کو اتنا پکارا اللہ نے ہمارے لیے مدد نہیں بھیجی۔

میری کو ضباعہ کی بات سن کر مون کی بات یاد آگئی تھی

۔(اللہ نے عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کیا ہے اور فرشتوں کے سامنے نہیں بنایا عورت کا اتنا پردہ رکھا ہے اللہ نے عورت کو خود کو ڈکھنے کا حکم دیا ہے، اب تم رو کیوں رہی ہو تم تو خود نمائش کرواتی ہوں، خود دیتی ہو آدمیوں کو دعوت کی وہ تمہیں بری نظر سے دیکھیں) -----

یہ سب یاد کر کے میری کی آنکھوں میں آنسوؤں آگے تھے، ضباعہ میں سب جانتی ہوں پردے کے بارے میں اللہ کا حکم تمام آیات میں نے ترجمے سے پڑھیں ہوئی ہیں، مجھے زبانی یاد ہیں میں کوشش کرتی ہوں

لیکن گناہ جب گناہ کا پتا چلے تو اسے فوراً سے خود سے کھینچ کر پھینک دیتے ہیں۔

میری بیٹھ کر اپنی پرانی زندگی کو سوچ رہی تھی، پورے خاندان میں مریم کی ڈریسنگ اس کی خوبصورتی اس کا فیشن مشہور تھا، اور اب وہ جس راستے پر چلنے کا سوچ رہی تھی یہ بہت مشکل تھا، لیکن اس راستے پر چلنے سے اس کو اس کا رب مل رہا تھا، میری نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب اس کو کیا کرنا ہے

ماما بابا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے، ہاں میرا بچہ بولو، بابا میں پردہ کرنا چاہتی ہوں، ہاں تو میرا بچہ کرو کس نے منع کیا ہے۔“

ماما آپ کیا کہنا چاہیں گیں اس پر؟؟؟ میں تو تمہیں شروع سے ہی کہتی تھی کہ خود کو کور کرو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے، تو ٹھیک ہے پھر آپ دونوں مجھے سپورٹ کریں گے نہ؟؟  
 ماما اپنی فیملی میں، ہاں ٹھیک ہے میری جان ہم سپورٹ کریں گے آپ کو اور بابا آپ اپنی فیملی میں؟؟  
 اس میں سپورٹ کی کیا بات ہے، بابا میں شرعی پردہ کرو گی سب کزنز سے تو ظاہر سی بات ہے سب باتیں کریں گے نہ، کزنز سے کیوں؟؟

بابا کو شاید یہ بات پسند نہیں آئی تھی، بچپن سے تم ان کے ساتھ رہی ہو گھر کے بچے ہیں ان سے کیسا پردہ؟؟؟

بابا کزنز ہیں بھائیوں کی طرح ہیں پر ہیں تو نامحرم ہی نہ۔

تو سب سے کرو پردہ پر ان سے نہ کرو ہمارے گھر کے لڑکے برے لڑکے تو نہیں ہیں، تم کیوں مجھے خاندان سے کاٹ کر الگ کر دینا چاہتی ہو، تم جانتی ہو ہماری فیملی اوپن ماہنڈ ڈ ہے، وہاں پردے کا کوئی سوال نہیں، میں نے تمہیں سب سے الگ پالا تمہاری ہر خواہش پوری کی، لیکن تمہارے یہ سب کرنے سے مجھے فیملی میں کتنے مسئلے ہونگے تم سوچ بھی نہیں سکتی۔

لوگ تم سے رشتہ نہیں کریں گے، تو نہ کریں “بابا جو لوگ اللہ کا حکم ماننے پر مجھ سے بایکاٹ کریں گے تو مجھے ان سے رشتہ ختم ہونے کا کوئی غم نہیں اور میں اجازت لینے نہیں آپ کو بتانے آہی ہو کے میں آج سے شرعی پردہ شروع کر رہی ہوں۔

ٹھیک ہے لیکن تم کزنز سے پردہ نہیں کرو گی، بابا میرے لیے وہ بھی نامحرم ہیں، مریم تمہیں میری بات سمجھ کیوں نہیں آرہی، محمد ابراہیم یہ سب بھائیوں کی طرح چاہتے ہیں تمہیں، بابا ان بھائیوں کے دل میں



اللہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے / سورۃ النور

ترجمہ: مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے

بابا تو پھر آپ بتائیں اللہ کی مانویہ آپ کی؟؟؟



یہ ان کی وہ لاڈلی بیٹی تھی جس کے منہ سے ابھی فرمائش نکلتی بھی نہیں تھی اور اس کے بابا پوری کر دیتے تھے مگر آج وہ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے، مریم کو آج پوری دنیا میں اپنا آپ بہت اکیلا محسوس ہو رہا تھا، تمہارا جودل کرے وہ کرو، لیکن جب تمہیں کوئی کچھ بولے گا تو میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں گا اور نہ ہی اس معاملے میں میں تمہیں سپورٹ کروں گا،”۔

بابا یہ کہہ کر اٹھ کر چلے گئے تھے، میری اپنی ماما کے گلے ملی پھر مسکرا کے ضباعہ کے گلے لگ گئی۔ ضباعہ میں بہت خوش ہوں آج بابا بھی مان جاہیں گے نہ آہستہ آہستہ، مریم یہ سفر تھوڑا مشکل ضرور ہے پر اس کا اختتام بہت خوبصورت ہے۔

تمہارا پردہ تم سے تمہارے قریبی تمہارے اپنوں دور کر دے گا لیکن وہ اپنے جو منافق ہوں گے، اور جو اپنے ہوں وہ کبھی دور نہیں جاتے وہ ہر فیصلے میں ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، انکل بھی جلد یادیر سے ضرور سمجھ جاہیں گے کہ ان کی بیٹی کا فیصلہ بالکل ٹھیک تھا، اب جاؤ وضو کرو اور دو نفع ل پڑھ کر اللہ سے دعا مانگو کہ اللہ تمہارا پردہ قبول کر لے اور تمہیں استقامت دے، تم اپنے اس فیصلے پر ہمیشہ قائم رہو (آمین)۔

ضوبی میرے پاس تو عبایا نہیں ہے کوئی میں کیا پہنا کرو گی؟؟؟

میرے پاس دوہیں میں احتیاطاً ایک ساتھ رکھتی ہوں، کل ہم۔ (گیگامال اسلام آباد کا مشہور مال) جاہیں گے اور تمہارے لیے اچھے سے دو تین عبایا لیں گے۔

صبح کو میری اور ضوبی تیار ہو رہے تھے مال جانے کے لیے یار ضباعہ یہ نقاب مجھ سے نہیں ہو رہا، کیا مطلب یار میرا مطلب ہے کہ مجھے نقاب کرنا نہیں آتا، ادھر آؤ میں کر دیتی ہوں، تمہیں میں بہت کمفرٹیبل نقاب لے کر دوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں گیگا مال میں عبا یاز کی شاپ میں کھڑی عبا یاز دیکھ رہی تھیں، میری نے تین عبا ئے پسند کیے تھے، عبا یاز لے کر وہ دونوں مال سے باہر آ گئیں، گاڑی میں بیٹھ کر میری پانی پی رہی تھی اور ضباعہ ڈرائیو کر رہی تھی کہ اتنے میں میری کا فون بجا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم سہمی کیسی ہو تم، میں ٹھیک میری تمہیں بتایا بابا نے؟؟؟؟ کیا؟ بابا نے تمہیں کچھ نہیں بتایا، نہیں میں گھر نہیں ہوں، مال آئی ہوئی تھی کوئی بات ہوئی ہے کیا۔ یار معصوب نے رشتہ بھیجا ہے میرا، نہ کرو سہمی، مریم نے یہ بات چیخ مار کر کی تھی، مریم کی چیخ پر ضباعہ ڈر گئی تھی، آرام سے میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
BEING THE STRING OF YOUR KITE  
ضوبی نے میری کو گھورا، (سہمی اپنے کزن معصوب کو پسند کرتی تھی، وہ بھی اس کو پسند کرتا تھا اور اب اس نے سہمی کے لیے رشتہ بھیجا تھا۔)

سہمی مجھے یقین نہیں آ رہا، محمد بھائی اور چاچو نے کیا جواب دیا پھر، وہ مان گے یار ہمارا رشتہ پکا ہو گیا ہے، مریم نے یا ہو بولتے ہوئے ایک دفعہ پھر چیخ ماری تو ضوبی نے کار روک دی۔  
میری ایکسیڈینٹ ہو جائے گا آرام سے بات کرو مریم کی چیخوں سے یقیناً وہ پریشان ہو رہی تھی، سہمی مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھے دوست اللہ کی طرف سے نعمت ہوتے ہیں مریم کی پاس بہت سے اچھے دوست تھے، وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا، اگر ہماری زندگی میں کسی ایک چیز کی کمی ہو تو ہمیں غور کرنا چاہیے، کسی دوسری طرف کسی ایک چیز کی زیادتی بھی ہوگی، اور مریم کے لیے یقیناً وہ زیادتی اچھے دوست تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

(دو سال بعد)

وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا مریم کا پردہ اس کے لیے مشکل نہیں رہا تھا، لوگوں کی ہلکی پھلکی باتوں کو وہ دل پر نہیں لیتی تھی، دو سال گزر گئے تھے میری پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔

دو سالوں میں وہ کافی کچھ سیکھ گئی تھی، میری کی ماما کو فالج ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ساری ذمہ داری اس پر آ گئی تھی، لیکن اس نے اپنی ذمہ داری بہت اچھے سے نبھائی تھی، اس سارے عرصے میں وہ ایک اچھی لڑکی اور فرمانبردار بیٹی بن گئی تھی، اس کے گھر والے اس سے بہت خوش تھے۔

میری نہا کر آئی تھی اور شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر بال بنا رہی تھی، بلیک کلر کے سوٹ میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی، اس کے بال ہمیشہ کی طرح لمبے اور خوبصورت تھے، اس کا گندمی رنگ اس کو اور بھی پرکشش بناتا تھا، اس کے دونوں گالوں پر ڈمپل پڑھتے تھے، لیکن لیفٹ ساہیڈ کا ڈمپل زیادہ ڈارک تھا، وہ شیشے میں خود کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی کہ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر آیا۔  
مون اور مریم بیٹھ کر مووی دیکھ رہے تھے، مووی کے کسی سین پر وہ دونوں مسکرائے تو ساتھ بیٹھی فاطمہ نہ ان سے بولا مون بھائی اور میری آپ دونوں کے لیفٹ ساہیڈ پر ڈمپل پڑتا ہے، یہ بھی کوئی اتفاق تھا لیکن باقی تمام اتفاقوں کی طرح ہی حسین تھا، اوہ کیا سچ میں؟؟؟

مون ذرا مسکرا نا مون، مسکرایا تو میری نے اس کے ڈمپل کو ہاتھ لگا کر دیکھا، میری اب تم مسکراؤ میری مسکرائی تو مون نے بھی یہی عمل کیا، اس حرکت پر اب دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے، دونوں ہی بچوں جیسی حرکتیں کرتے تھے۔



دونوں نے جس شخص سے محبت کی دونوں کو ان کی محبت مل گئی اور اب ان کی اپنی محبت سے شادی ہو رہی تھی۔

رات دیر تک میسری نے دونوں سے ویڈیو کال پر بات کی اور پھر سو گئی۔

میسری صبح اٹھی نماز پڑھ کر اس نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور پھر اپنے تمام کاموں سے فارغ ہو کر اب وہ کالج جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی، آج اس نے بی بی پنک کلر کا عبایا نقاب اور حجاب پہنا ہوا تھا، اس کے تمام عبایاز کھلے ہوتے تھے وہ ایسے عبایاز نہیں پہنتی تھی جس میں جسم واضح ہو۔ اس نے اپنے واہٹ جاگرز لیے اب وہ بیڈ پر بیٹھ کر جاگرز پہن رہی تھی کہ اس کے فون کی بیل بجی، اس نے دیکھا تو نام لکھا آرہا تھا، (راؤ مون) مون کے دوست اس کو راؤ بولتے تھے میسری کو بھی یہ نام بہت پسند تھا۔ اس نے مون کا نام راؤ مون کے نام سے سیو کیا ہوا تھا، وہ اس وقت مون کا میسج دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی دو سال بعد آج اس کا میسج آیا تھا، اس نے میسج اوپن کیا تو ایک واہٹس نوٹ تھا۔۔۔۔۔

۔ (جس میں مون بول رہا تھا کہ اسلام و علیکم! میں نے سب کے کپڑے پارس کر وادیے ہیں بلیک ریڈ اور گرے کلر کے ڈریس تمہارے ہیں باقی تم دیکھ لینا (وہ زیادہ حیران نہیں ہوئی تھی اور اب اس کا دل خوش فہم بھی نہیں ہوتا تھا، یقیناً چاچو کے کہنے پر اس نے میسج کیا ہوگا، میسری نے سلام کے جواب کے بعد اوکے کا میسج کر دیا، جو دوسری طرف سے فوراً سین کر لیا گیا تھا، شاید وہ میسج کے انتظار میں چیٹ کھول کر ہی بیٹھا ہوا تھا۔

خیر اس نے فون سا ہیڈ پر رکھا اپنے آپ کو آخری دفعہ شیشے میں دیکھا اور وہ کالج چلی گئی، کالج سے واپس آکر میری نے نماز پڑھی کیونکہ پھر اس نے ماما کے ساتھ بازار جانا تھا اس کی ماما بہت جلد ریکور کر رہی تھیں، اب وہ چل پھر اور سہی بول بھی لیتی تھیں، وہ بازار گئی اپنے سوٹس کے ساتھ میچنگ حجاب اور نقاب لیے۔ شاید مون نے کپڑے پہلے پارسل کروائے تھے، کیوں کے کالج سے آنے کے بعد اس کو کپڑے مل بھی گئے تھے۔

ساتھ اس نے اپنے جوتے لیے اور گھر والوں کے لیے گفٹس لیے۔ یہ اس کی شروع سے عادت تھی، وہ کراچی بہت کم جاتی تھی لیکن جب بھی جاتی سب کے لیے گفٹس لے کر جاتی، آج وہ گھر آکر بہت تھک گئی تھی لیکن اس کی یہ بچپن کی عادت تھی کہ وہ جب بھی بازار سے کچھ خرید کر لاتی تو اپنے بابا کو جب تک نہ دکھا دیتی اس کو نیند نہیں آتی تھی، وہ بولتی تھی بابا میرے بیسٹ فرینڈ ہیں اور اس کے بابا کا بھی کچھ یہی کہنا تھا۔ دونوں باپ بیٹی جب بھی بیٹھتے تو سب کی خاندان والوں کی برائیاں کرتے اور ہنستے تھے اس کی امی بولتی بری بات ہے ایسے کسی کی برائی نہیں کرتے۔ تو آگے سے دونوں بولتے آپ نہ سنے آپ کو گناہ نہیں ملے گا اس لیے آپ اپنے کان بند کر لیں۔

فجر کا وقت تھا وہ نماز پڑھ کر بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی، کھلی کھڑکی سے ہوا اندر آرہی تھی نومبر کا موسم تھا اور اسلام آباد میں ٹھنڈ شروع ہو چکی تھی، آج اس کی کالج سے چھٹی تھی آج سنڈے تھا، آج رات ان کی کراچی کی ٹکٹس تھیں ٹینشن سے اس کو گھبراہٹ ہو رہی تھی، وہاں جا کر اس کو پھر سے مون کا سامنا کرنا تھا، مون کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنا اس کے بس میں نہیں تھا، وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی، مگر اللہ بہت رحیم ہے کتنا رحم کرتا ہے، اپنے بندوں سے کتنا پیار کرتا ہے، وہ اس کے لیے بھی



کوئی حل نکال دے گا، یہ سوچتے ہوئے اس کو یاد آیا ٹھنڈ کی وجہ سے وہ نماز پڑھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی، آج اس نے قرآن مجید تو پڑھا ہی نہیں وہ اٹھی شیلف سے قرآن اٹھایا اور لے کر بیٹھ گئی۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم  
والضحی

ترجمہ: قسم ہے چاشت کے وقت کی۔  
والیل اذا سبھی

ترجمہ: قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔  
ماود عک ربک وما قلی

ترجمہ: نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے۔

وللاخرتہ خیر لک من الاولی  
ترجمہ: یقیناً تیرے لیے انجام آغاز سے بہتر ہو گا۔  
ولسوف یعطیک ربک فترضی  
ترجمہ: تجھے تیرا رب بہت جلد انعام دے گا اور تو راضی و خوش ہو جائے گا۔

اس آیت کو پڑھ کر ہمیشہ اس کو سکون مل جاتا تھا، وہ بیٹھی ہوئی مسکرا رہی تھی اور اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا، وہ اپنے اللہ سے باتیں کر رہی تھی کہ اللہ مجھے آپ پر ہی بھروسہ ہے، آپ ہی سب جانتے ہیں میرے دوست ہیں میں آپ کے کن کے انتظار میں ہوں، وہ اپنے پیارے دوست اللہ سے باتیں کر رہی تھی، یہ اس کا اپنے پیارے دوست سے باتیں کرنے کا وقت تھا۔





میری اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی، جہاں تقریباً سب ہی اکٹھے تھے۔

ابراہیم بھائی نے مریم کو نقاب میں دیکھا تو بولے مریم کیا تمہیں نزلہ ہو رہا ہے جو منہ چھپایا ہوا ہے تم نے؟؟؟

نہیں تو، پھر کیا ناک موٹی ہو گئی ہے؟؟؟

سب ابراہیم کی بات پر ہنسنے لگ گئے تھے۔

نہیں اب میں پردہ کرتی ہوں، کیا مطلب اب تم ہم سے بھی پردہ کرو گی جی، اچھا ماشاء اللہ یہ تو اچھی بات ہے، اللہ تمہارے لیے آسانی کرے، مریم کی اس بات پر سب حیران ہو گئے تھے، کیا اب تم میک اپ نہیں کرو گی؟؟؟؟

نہیں۔۔۔ شادی میں بھی نقاب کرو گی؟؟؟ جی۔۔۔

تو ہم کیسے دیکھیں گے تمہارا میک اپ اور بغیر میک اپ والا منہ۔۔۔  
ابراہیم بھائی بہت پیارے لگ رہے تھے ایسے بولتے ہوئے۔ میری کو ایک دم ہی ہنسی آگئی تھی ان کی بات سن کر۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

بس آپ اب بھابھی کا منہ دیکھا کریں جب وہ تیار ہوتی ہیں تو ہم نہیں دیکھا ہیں گئے اب آپ کو اپنا منہ

----

مریم جی چاچو، مریم بیٹا تم شادی میں نقاب نہیں کرو گی، لیکن کیوں چاچو؟؟؟

سب تمہارا مذاق اڑا دیں گے، گھر میں نقاب پر پہلے شخص نے اس کو ایسے بولا تھا، باقی سب اس کو ایسے دیکھ کر خوش تھے۔

اگر کسی کو کوئی اعتراض تھا بھی تو اس نے اظہار نہیں کیا تھا، لیکن چاچو مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی کیا سوچتا ہے، بیٹا تم نقاب کرو اچھی بات ہے، لیکن شادی میں نہیں، چاچو کے بات پر میری نے بابا کی طرف دیکھا بابا تو فون میں ایسے مصروف تھے جیسے اس سے ضروری دنیا میں اور کوئی کام نہیں ہے، وہ جانتی تھی بابا ایسا جان بوجھ کر کر رہے ہیں، ان کے ایسے رویہ پر اس کی آنکھوں میں آنسو آگے۔

یعنی یہ جنگ اس نے اکیلے لڑنی تھی بابا اس کا ساتھ نہیں دیں گے، اتنے عرصے میں اس کو پردے کے حوالے سے کوئی مشکل نہیں ہوئی تھی، لیکن آج اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی، چاچو یہ کہہ کر اٹھ کر چلے گئے تھے اور مریم اپنی ہی سوچوں میں گم تھی، مریم “جی پھوپھو”۔

بھائی مجھے بھی بول رہے تھے، تمہیں منع کرو کہ تم نقاب نہ کرو، مان جاؤ نہ بیٹا ہماری بات سب تمہارا مذاق اڑائیں گے، پھوپھو جب میں نے پردہ شروع کیا تھا تب میں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ مر جاؤ گی لیکن پردہ کرنا نہیں چھوڑو گی، اب آپ ہی بتائیں آپ سب کے لیے اللہ سے کیا وعدہ توڑ دوں؟

پھوپھو اس کی بات پر چپ ہو گئی تھیں، میری یہ کہہ کر اٹھ کر باہر آگئی اس کو آج بہت رونا آرہا تھا پر وہ سب کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔

تب ہی ایک دم اس کو یہ آیت یاد آئی۔

لا تحزن ان اللہ معنا

ترجمہ: غم نہ کرو بے شک اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

وہ ایک دم ہی مسکرا ہی تھی، اس کو پتہ تھا اس کا رب اس کے ساتھ ہے وہ اس کو روسوا نہیں ہونے دے گا اور واقع ہی اللہ اس کے ساتھ تھا۔



بہن ہوتا تو حق بنتا ہے تمہارا کے تم ہمارے کام کرو۔  
اوہ اچھا اچھا مہندی خراب کر دو گی تمہاری زبان ناچلاؤ زیادہ، دلہن ہو تم ہمہ نہ کم بولو تم بھی، بس بس نیا دور  
ہے اب دلہنیں بھی بولتی ہیں، تم نہ بولنا اپنی شادی پر ویسے بھی مون کے آگے تمہاری زبان کھلتی ہی کہاں  
ہے، دفعہ ہو جاؤ ہمہ منہ بند رکھو اپنا، میری شادی نہیں ہوگی، کیوں؟؟؟  
کیونکہ میں کبھی شادی نہیں کرو گی، میری اور ہمہ تم دونوں فضول بولنا بند کرو اور جلدی کام کرو۔“  
او کے سیمی بوس۔“

آج مہندی کا دن تھا سب پار لر گے ہوئے تھے، میری گھر ہی تھی وہ تیار ہو گئی تھی اور اب ہمہ اور سیمی کا  
انتظار کر رہی تھی کہ اتنے میں مون آیا، پھوپھو ”اسکے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔  
میری بلیک کلر کی شارٹ فراق اور کیپری پہن کر اور بلیک ہی حجاب اور نقاب کر کے کھڑی تھی اور جھک  
کر اپنا کھسہ پہن رہی تھی، مون کو میری آج سے پہلے اتنی حسین کبھی نہیں لگی تھی، اس کے مومی ہاتھ  
جن سے وہ کھسہ پہن رہی تھی اور اس کی انگلی میں گولڈ کی ایک سٹون والی رنگ وہ تو جیسے مہوت ہو گیا تھا  
، میری نے کھسہ پہن کر سراو پر اٹھایا اور بولی پھوپھو یہاں نہیں ہیں۔  
لیکن اس کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے، مون بلیک قمیض شلوار اور اس پر ڈارک گولڈن ویس  
کوٹ پہن کر کھڑا تھا۔“

میری کو ایک دم سے ہمہ کی کل والی بات یاد آئی (تم کل کو نسا ڈریس پہن رہی ہو، ”اوہ واہ سیم سیم“)  
مریم نے مون کو ایک نظر دیکھ کر سر نیچے کر لیا۔

مریم نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ اس ظالم کو نہیں دیکھا کرے گی، لیکن کون کہتا ہے کہ آپ اپنے محبوب کو ایک نظر دیکھو گے تو دل نہیں آئے گا، اس کو ایک نظر دیکھنے کے بعد بھی میری آپ کو یہ بتا سکتی تھی، مون نے کس کلر کی گھڑی کس کلر کے شوز اور کون سا ہیر سٹائل بنایا ہوا تھا، میری کا دل ایک دم سے ہی زور سے دھڑکا تھا، مون ”اچھا“ بول کر وہاں سے چلا گیا تھا، لیکن اس کے دل کی کیفیت بھی میری کے دل سے کچھ مختلف نہ تھی، اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ میری سے ابھی معافی مانگ کر اس کو منالے۔“

مون نے جیسے سوچا تھا ویسا ہی ہوا تھا، اس نے میری کو کلر ہی ایسے بھیجے تھے اس کو پتا تھا مریم آج بلیک ڈریس ہی پہنے گی، شادی حال میں جا کر بھی میری محسوس کر سکتی کہ وہ اس کی نظروں کے حصار میں ہے، میری کے مطابق شاید اب وہ اس پر یقین نہیں کرتا تھا اس لیے اس پر نظر رکھ رہا تھا، سب فیملیز سٹیج پر جا کر فوٹوز بنا رہی تھی میری بھی اپنی فیملی کے ساتھ جا کر فوٹوز بنا رہی تھی، اب وہ سٹیج کے پاس کھڑی سب کو رسم کرتا ہوا دیکھ رہی تھی، کہ اتنے میں مون سٹیج پر آ کر بیٹھا تو میری نے اس کو دیکھ کر اپنا منہ دوسری سا ہیڈ کر لیا، شاید وہ اب مون کو نہیں دیکھنا چاہتی تھی، مون نے یہ بات بہت شدت سے نوٹ کی تھی، اور اس کو یہ بات بہت ناگوار گزری تھی، اس بات پر مون کا موڈ کافی خراب ہو گیا تھا، لیکن وہ یہ سوچ کر چپ ہو گیا کہ وہ اس کو منالے گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا، (جس دن میری سیمی کو مہندی لگا رہی تھی میری کیا تم اب چوڑیاں نہیں پہنوں گی، نہیں سیمی تمہیں پتا ہے میں سوچتی تھی کہ ایک دن مون مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کرے گا اور میرے لیے ریڈ چوڑیاں اور گجرے لائے گا۔ مریم غم نا کرو یا سب اچھا ہو گا)۔

مہندی کا فنکشن کافی اچھے سے گزر گیا تھا۔

آج ہمنہ اور سیسی کی بارات تھی، سب خوش بھی تھے اور اداس بھی، آخر سیسی اور ہمنہ گھر کی رونق تھیں،  
 اج میری نے بلڈ ریڈ کلر کا شرارہ پہنا ہوا تھا، اس کا ڈریس ریڈ شرٹ اور ریڈ ہی شرارہ اور اس پر  
 گولڈن کام تھا، ریڈ حجاب اور پاؤں میں بلیک بلاک سینڈل پہنے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

## BEING THE STRING OF YOUR KITE

اور دوسری طرف مومن نے واہٹ کاٹن کی قمیض شلوار اور بلیک کوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کی پاکٹ میں ریڈ کلر کارومال لگا ہوا تھا۔

مون کی پلینگ کام آگئی تھی، اس نے خود مریم کے لیے یہ ڈریسز پسند کیے تھے اور اس کو میسج پر بتایا تھا کہ وہ یہ ڈریس پہنے۔

مون مریم کو ہی دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں میری مون کی طرف چلتی ہوئی آہی، وہ کافی حیران ہوا تھا کہ وہ اس کی طرف آرہی ہے، میری کا ایک ایک قدم مون کو ایسا لگ رہا تھا جیسے کہ وہ اس کے دل کی



سلطنت میں رکھ رہی ہے، میری مون کے پاس آکر روکی اور میری نے نظریں اٹھائی اور مون کا دل تو جیسے پگل سا ہی گیا تھا اس کی اس ادھر، بس ایک آنکھیں ہی تو تھیں اب جن کو دیکھنے کی اجازت تھی، اور وہ ان سے ہی جادو کر رہی تھی۔

یہ پیسے چاچو احمد نے دیے تھے سلامی کے لیے وہ آپ کو ڈھونڈ رہے تھے آپ نہیں ملے تو انہوں نے مجھے پکڑ دیے اور بولا تھا جب آپ کو دیکھو تو آپ کو پکڑا دوں۔  
اب وہ نظریں نیچے کر کے بات کر رہی تھی، اور یہ کہہ کر میری تو چلی گئی تھی پر اب مون سے چلا نہیں جا رہا تھا، کتنے عرصے بعد میری نے مون کو خود مخاطب کیا تھا،  
ہاے اس کے ظالم محبوب کی ظالم اداہیں، بارات کا دن بھی گزر گیا تھا سب نے ڈھیر سارے آنسو اور دعاؤں کے ساتھ سیمی اور ہمنہ کو رخصت کیا تھا۔

آج ولیمہ تھا میری کو بہت جلدی تھی سیمی اور ہمنہ سے ملنے کی، کل کے دن وہ سیمی اور ہمنہ کے بغیر بہت ادا رہی تھی اس کے پارٹنرز کی شادی ہو گئی تھی، اس کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا، وہ جلدی جلدی تیار ہو رہی تھی، اس نے گرے کلر کی سلک کی میکسی پہنی اور اس کے ساتھ پریل فینسی دوپٹہ اور پریل ہی حجاب لیا، سلور کلر کی سٹیپ والی سینڈل پہن کر وہ بالکل تیار تھی، آج وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

حال میں آکر وہ سیمی اور ہمنہ سے ملی دونوں کا ولیمہ ساتھ تھا کیونکہ دونوں کے شوہر آپس میں کزنز تھے، سب کزنز سٹیج پر کھڑے تھے، میری بھی ان کے ساتھ کھڑی تھی اتنے میں سامنے سے مون آتا ہوا نظر آیا، آج وہ گرے پینٹ کوٹ پہنے اور اس کی سامنے والی پاکٹ میں پریل رومال لگائے ہوئے تھا،



آج وہ کافی خوش نظر آ رہا تھا، لیکن میری نے آج بھی اس کو دیکھ کر فوراً ہی اپنا چہرہ اس کی طرف سے موڑ لیا، یہ دوسری دفعہ تھا مون کو یہ بات بہت بری لگی تھی، مگر وہ اپنا غصہ ضبط کر گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ غلطی اس کی بھی ہے اس لیے ہی میری اس کو سزا دے رہی ہے، مون ویسے تو لڑکیوں سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا، لیکن آج وہ دریشوار کے ساتھ مل کر بلا وجہ فضول باتوں پر قہقہے لگا رہا تھا۔

دریشوار نے ایک نظر میری کی طرف دیکھا اور نزاکت سے اپنے بال پیچھے کیے۔ یقیناً وہ میری کو جتنا چاہتی تھی دیکھوں تمہاری محبت جس کے لیے تم پاگل ہو مجھ سے کیسے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا ہے اور اس کو تمہاری کوئی پرواہ ہی نہیں ہے، اس کو تمہاری ناراضگی سے گھنٹہ فرق نہیں پڑھتا، میری سامنے والے صوفے پر بیٹھی تھی اور دوسری طرف مون اور دریشوار بیٹھے تھے، مون کو دریشوار میں کوئی انٹر سٹ نہیں تھا بس وہ میری کو جیس کر رہا تھا۔

بچپن میں مون جب علی سے زیادہ باتیں کرتا تھا تو میری اس کو منع کرتی تھی۔

مون تم علی سے زیادہ باتیں مت کیا کرو، میری وہ میرا بھی دوست ہے۔

لیکن میں زیادہ ہوں ”ہاں ہاں تم زیادہ ہو میری ماں“ مون میرے علاوہ کسی سے زیادہ بات نہ کیا کرو تم، اوکے چھوٹی آفت نہیں کرو گا آئندہ۔

لیکن آج میری نے دوبارہ رخ بدل لیا تھا، وہ اٹھ کر نہیں آہی تھی آج اس نے مون کو روکا نہیں تھا آج اس نے پہلی بار مون کو غلط ثابت کر دیا تھا۔ مون کو لگا تھا وہ آئے گی اس کو روکے گی مگر آج میری نہیں

گئی تھی، شاید مون نے غور نہیں کیا تھا میری کی آنکھوں میں آنسوں تھے اور اس نے ان کو چھپانے اور صاف کرنے کے لیے منہ دوسری طرف کیا تھا۔ ہاے یہ غلط فہمیاں۔“

آج ہم نے اور سیمی ولیمے سے واپسی پر مکلاوا میں گھر واپس آگئی تھیں، میری سیمی کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، میری اداس کیوں ہو تم؟؟؟

آج شادی میں بھی چپ چپ تھی میں نے بہت بار نوٹ کیا تھا۔  
نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے سیمی، مون اور دریشوار کی وجہ سے اداس ہو؟؟؟ نہیں تو۔  
جھوٹ مت بولو میں نے دیکھا تھا دونوں ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔

دریشوار اس قدر گر جائے گی میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی سیمی مون بھی تو باتیں کر رہا تھا نہ اس میں اس بیچارے کا کیا قصور، ہم کسی لڑکی کو غلط نہیں بول سکتے گناہ ہے اس کا عمل اس کے ساتھ ہمارا عمل ہمارے ساتھ۔ اور ویسے بھی مجھے کوئی دکھ نہیں ہے کہ وہ میرا نہیں ہوا یہ کسی اور کا ہو گیا۔ میں اداس نہیں ہوں سیمی۔“

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ:-  
وَعَسَىٰ اَنْ تَكْرَهُ شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لِّكُمْ  
وَعَسَىٰ اَنْ تَحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لِّكُمْ  
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ترجمہ: ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بری جانو اور دراصل وہی تمہارے لیے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھی سمجھو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہوں حقیقی علم اللہ ہی کو ہے۔ تم محض بے خبر ہو۔

اس لیے تم پریشان نہ ہو اور آرام کرو تھک گئی ہوگی میں بھی سونے جا رہی ہوں۔

اگلے دن مریم دیر سے اٹھی تھی، اس نے فون دیکھا تو ضباعہ کی کال آئی ہوئی تھی، مریم نے ضباعہ کو بیک کال کی، ہاں بولو ضباعہ تمہاری اتنی کالز آئی ہوئی تھیں۔  
مریم فری ہو تم، ہاں فری ہو تم بولو کیا بات ہے۔

رات میں نے تمہارے حوالے سے بہت برا خواب دیکھا تمہارے ہاتھ خون سے بھرے ہوئے تھے خواب میں، میری اس کی بات پر ہنسنے لگی پاگل پریشان نہ ہو یہ تو صرف خواب ہے، تم اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو۔

مجھے تمہاری فکر ہو رہی ہے، دیکھو بالکل ٹھیک ہو میں شکر الحمد للہ، تم پریشان مت ہو۔

اس کا دھیان۔ ہٹانے کے لیے میری ضباعہ سے شادی کے بارے میں باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔  
مریم ”کسی نے اسے آواز لگائی، جی دروازے میں مون کھڑا تھا، مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے تم فری ہو کر میرے روم میں آنا، مون کا ایک ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے تھا، شاید وہ کوئی چیز چھپا کر کھڑا تھا، جی ٹھیک ہے میں آ جاؤ گی، اتنا سب ہونے کے بعد بھی میری اس کو انکار نہیں کر سکی تھی، مون چلا گیا تھا ضباعہ مون مجھے بلارہا ہے۔

ہاں تو جاؤ سن آؤ اس کی بات اللہ خیر کرے پتا نہیں کیوں بلا رہا ہے، مریم نے فون بند کر کے اپنا دوپٹہ اوڑھا اور سہی سے نقاب کر کے وہ مون والے پورشن میں چلی گئی، سامنے ہی چاچی کھڑی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم! چاچی  
وا علیکم السلام۔

چاچی آج کل مریم سے تھوڑی آکھڑی آکھڑی رہتی تھیں اور یہ بات مریم نے کافی دفع نعت کی تھی، چاچی مون کہا ہے؟؟؟

کیوں تم نے کیا کرنا ہے اس کا وہی آکھڑا روکھا سوکھا انداز، وہ بلا کر گئے تھے مجھے کہ ان کی بات سن لو میں اوپر آ کر۔

مریم تمہیں شرم نہیں آتی لڑکوں کو پھنساتے ہوئے، تم میرے بیٹے کا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتی، پہلے تو وہ تمہارا نام لینا بھی پسند نہیں کرتا تھا، اب ایسا کیا جادو کر دیا ہے تم نے اس پر کی وہ تمہیں خود دعو تیں دے کر آ رہا ہے ملنے کی، تھوڑی سی ہی شرم کر لو تم پردہ کرتی ہو اس پردے کا ہی لحاظ کر لو اب تو لڑکوں کو پھنسانا چھوڑ دوں تم، تم لوگوں کے سامنے اچھا بننے کا ٹک کر سکتی ہو پر میرے سامنے نہیں۔

تم جیسی بد کردار اور گھٹیا لڑکی کو میں اپنے بیٹے کے قریب بھی بھٹکتا نہیں دیکھ سکتی، جاؤ یہاں سے آئندہ مت آنا اس کے پیچھے، مریم کا چہرہ سفید ہو گیا تھا چاچی کی باتیں سن کر، وہ اپنی صفائی میں کچھ بول نہیں پا رہی تھی، کسی نے اس کے اوپر جیسے بخ ٹھنڈا پانی ڈال دیا تھا سردی میں۔

یہ کیا کہہ رہی تھیں چاچی اس کے بارے میں، وہ تو ایسی لڑکی نہیں تھی، اس نے تو کب کا مون کی خواہش کرنا چھوڑ دی تھی۔

اس کے منہ سے بس دو لفظ ادا ہوئے تھے بابا ”مون“۔

ابھی میرے بوڑھے کندھوں میں اتنا دم ہے کہ اپنی بیٹی کا بوجھ اٹھا سکو، مون گاڑی نکالو جلدی

\_\_\_\_\_



بابا اس وقت بہت جذباتی ہو رہے تھے، بھائی صاحب غصہ نہ کریں آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی، ہمنہ کے بابا جو میری کے بابا کے پاس ہی بیٹھے تھے بولے۔

بابا پلیز ایک دفعہ ملنے دیں بس ایک دفعہ اس کو دیکھنے دیں میں دوبارہ آپ سے ضد نہیں کروں گا بابا پلیز۔

مریم کے بابا اس کو ملنے دیں مریم سے، بیگم میری بیٹی پر دہ۔۔۔۔۔ ابھی وہ کچھ بولتے کہ میری کی ماما بول اٹھیں، میں اس کا چہرہ ڈھانپ دوں گی، آجا بیٹا تم چلو میرے ساتھ مریم کی ماما مون کو اپنے ساتھ اندر آہی۔ سی۔ یو میں لے گی تم مل لو میں باہر تمہارا انتظار کر رہی ہوں وہ اس کو اندر چھوڑ کر خود باہر آ گئیں۔

مون میری کے بیڈ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، اسے بس مریم کی آنکھیں نظر آرہی تھیں، جو کل تک بہت حسین لگ رہی تھی پر آج وہ حسین آنکھیں بند تھی، اسے یہ آنکھیں بند اچھی نہیں لگ رہی تھیں۔

مریم کے ہاتھ پر کسی کا آنسو گرا تھا وہ بول نہیں سکتی تھی پر محسوس سب کر سکتی تھی، میری مجھے معاف کر دو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں، آہ وہ سب سن بھی سکتی تھی۔“

میری غلطی ہے کہ میں نے تمہارا یقین نہیں کیا مجھے معاف کر دو پلیز میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے مر جاؤ گا تمہارے بغیر، تم ٹھیک ہو جاؤ جلدی سے میں اب تمہیں خود سے دور جانے نہیں دوں گا، میں تم سے شادی کر کے تمہیں اپنے پاس ہی رکھوں گا، میری مجھے میری غلطی کی سزا ایسے نہ دواٹھ جاؤ پلیز، مون کے آنسو میری کے ہاتھ پر گر رہے تھے، اور میری کی آنکھوں سے بھی آنسو گر رہے تھے۔ کتنا حسین لمحہ تھا اس کا محبوب آج اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا ساری زندگی اس نے اس لمحے کا انتظار کیا تھا کہ مون اپنے منہ سے خود اپنی محبت کا اظہار کرے گا، پر مریم آج یہ اظہار برداشت نہیں کر پارہی



مومن بھاگا اور ڈاکٹر کو بلا کر لایا، جتنے وقت میں ڈاکٹر مومن اور علی آہی سی یومیں آئے تب تک مریم کا وجود ڈھیلا پڑ گیا تھا، اس کی آنکھیں بھی کھلی ہوئی تھیں، ڈاکٹر صاحبہ دیکھیں اسے کیا ہو رہا ہے

الفاظ تھے یہ لگتا ہوا سیسہ جو مون کے کانوں میں کسے نے انڈیل دیا تھا، کیا تم پاگل ہو گئی ہو یہ کیا بول رہی ہو تم ابھی میری مریم میری بات سن رہی تھی، علی نے مون کو دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا تھا وہ پاگلوں کی طرح ڈاکٹر پر چیخ رہا تھا۔

بابا کو اس کے چاچو نہ پکڑا ہوا تھا شاید ان کے قدموں کی جان ختم ہو گئی تھی، مریم کی ماما تو بے ہوش ہو گئی تھیں ہی دیکھ کر، وہ یہ دکھ برداشت نہیں کر پائی تھیں کی ان کی جوان اولاد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آہ یہ ظالم محبت۔“



میت کو گھر لایا گیا تھا میری اب میت بن گئی تھی کیسا عجیب مذاق تھا اور اگر حقیقت تھی تو کتنی خوفناک حقیقت تھی، سب کی آنکھوں میں بے یقینی دکھ تکلیف آنسوؤں تھے، گھر میں جوان موت ہوئی تھی، سیمی اپنے مہندی لگے ہاتھوں سے میری کاچہرہ پکڑ کر بول رہی تھی اٹھو میری مجھے تم سے باتیں کرنی ہیں اٹھو۔۔۔ لیکن مریم تھی کے آج کسی کی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی۔

اتنے میں مون سیمی کے قدموں میں آکر بیٹھ گیا، سیمی سیمی اس کو بولواٹھے میں اس سے محبت کرتا ہوں، تمہیں تو بتایا تھا نہ میں نے کہ آج میں اس سے اپنی محبت کا اظہار کرو گا اس کو بولونہ اٹھے میں مر جاؤں گا سیمی اس کے بغیر، اٹھو یہاں سے تم میری بیٹی کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے، بابانہ مریم کا چہرہ چادر سے ڈھک دیا تھا۔

مار دیا ہے میری بچی کو تم نے اب تو چلے جاؤ یہاں سے، بابا روتے ہوئے مون کو جانے کا بول رہے تھے، جوان اولاد کی موت نے انکے ہوش ہی گواہ دیے تھے، علی زبردستی مون کو اپنے ساتھ کھینچ کر وہاں سے لے گیا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

سیمی نے میری کو دیکھا آج اس نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

سیمی میں نے سوچا تھا کہ میں جب مون کی دلہن بنوں گی تو ہی اب واہٹ ڈریس پہنوں گی، مون کے نام کی مہندی لگاؤں گی، سیمی کو میری کی کہی ہوئی باتیں یاد آرہی تھیں، آج مریم نے واہٹ کلر پہنا ہوا تھا، لیکن مہندی تو نہیں لگائی تھی اس نے مون کے نام کی، وہ تو اتنی پیاری لگتی تھی واکٹ کلر میں، پر آج کیوں نہیں لگ رہی تھی وہ پیاری، آج تو وہ سیمی کو بہت بری لگ رہی تھی، میری اٹھو۔۔۔۔۔ میری تو اس کی ایک

~~~~~

1

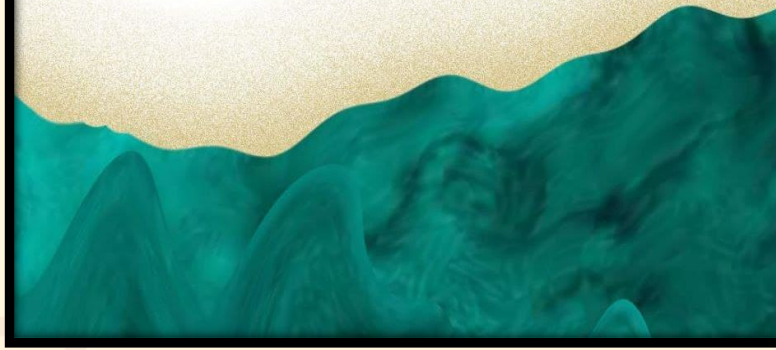
تھا۔ مومن کا روم لاک کر کے۔۔۔۔۔

~~~~~

BEING THE STRONG **ختم شد** OF YOUR KITE

# پل صراط

عنیزہ زاہد



"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہونا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذرا سی غلطی ہو گئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔ پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آجائے گی۔' اس کے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

ایسین فتح



# ابراہیم

"یہاں دستخط کرو غازیہ ! " کاغذ غازیہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازیہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازیہ کے ہاتھ بڑی طرح کانپتے تھے۔ وہ تو با آسانی قلم تھام کر شفاف کاغذ پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنا لیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی حسرت میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازیہ ! " سبیکہ کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔ "بچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سبیکہ ! اور یہ نیا ادھر رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہنے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آ گئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازیہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمینڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو پیٹتے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔



Click here

safareadab.com



دنوشہ آرزو

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔" وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔ "م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ج جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔ اللہ۔۔۔ بس اللہ۔۔۔" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھانجی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگ حب الہی تو اترتا نہیں۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارا ہی رہوں گا۔ شوہر کی تمنا بھی ہوتی ہے بھلا کسی کو۔" وہ مسکراتے ہوئے کوشش کر رہا تھا۔

"شوہر کے غیر محرم ہونے میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سنگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔

"وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟

"میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے توجہ جانے لگی نا۔

"ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔

اچھا اتنے پریقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے ناپ کیا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آخر۔" وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ در اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا بیٹا؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنوں گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ!!!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زور دار تھپڑ مار دیا۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آچکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے ہلٹی اور حسن خان وہیں دل تمام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کچھ اس طرح کہے۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے سہنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

Click here

safareadab.com

safareadab.com

وراثت

فاطمہ ملک

## افسانہ میں یارا نواز کی دیکھی جھلک

میں یارا نواز ہوں "

"خیال رکھنے والی، بہت جلد غصہ کر جانی والی اور  
ایک ہنس مکھ لڑکی جو بالکل آپ ہی کی طرح عام  
ہے۔"

"ایک لمبے دشوار سفر کی مسافر بننے کے بعد میں  
اپنی ذات کو تلاشنے میں کامیاب ہو چکی ہوں۔  
الحمد للہ"

"گو کہ یہ سفر آسان نہیں تھا، لیکن اس سفر نے  
جہاں مجھے ذہنی اذیت سے دوچار کیا وہی پر اس  
سفر نے مجھے ایک بہت گہری بات سمجھا ڈالی۔  
اب وہ بات کیا ہے یہ تو میں آخر میں ہی بتاؤں  
گی۔"

اسٹڈی ٹیبل کے ارد گرد بکھرے ٹرے مڑے  
کاغذ اس بات کی نوید تھے کہ اپنے جذبات کو کافی  
کاغذوں پر جھونک دینے کی ناکام کوشش کے بعد  
یارا نواز ان کو لکھنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔  
آنکھوں پر نظر کا چشمہ بیضوی چہرے کی رونق  
میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

www.safareadab.com



یارا نواز  
میدان

بسمہ طارق بٹ

"کیونکہ خوابوں کو ٹوٹا دیکھنا آسان بات تھوڑی

ناں ہے۔ ایک عرصہ لگتا ہے ان خوابوں کو

پروان چڑھانے میں، دن رات کی محنت لگتی ہے

ان کو پورا کرنے میں۔ لیکن جب یہ خواب شیشے

کی طرح ایک چھناکے میں ٹوٹے ہیں تو دل کو بھی

ویران کر جاتے ہیں۔"

اور سیاہ آنکھیں اب ان الفاظ کا بغور جائزہ لے

رہی تھیں جن کو کچھ دیر قبل کاغذ کی زینت بنایا

گیا تھا۔ اور کورا کاغذ اب آہستہ آہستہ نیلی روشنائی

سے بھرنے لگا تھا۔

"دنیا میں کوئی بھی انسان تب تک کسی بھی شے

کے مقابلے میں ہار نہیں مان سکتا جب تک اس کا

اپنے رب پر بھروسہ قائم رہتا ہے۔ اور یہ وہی

امید ہوتی ہے جو انسان کو ہر مشکل سفر میں

توانائی فراہم کرتی ہے۔ چاہے وہ امید کی کرن

کے ایک چھوٹے سے ذرے کے برابر ہی کیوں

نہ ہو۔"

خون میں گردش کرتی گرماہٹ ہاتھوں کو تیزی

سے حرکت دینے لگی تھی۔

"ہمارے بعض خواب ہمیں بہت عزیز ہوتے

ہیں اور جب بھی ہم ان کے بارے میں سوچتے

ہیں کہ اگر یہ خواب مکمل نہ ہوئے تو شاید ہی ہم

جی پائیں۔ ہم اپنے خوابوں کو ٹوٹا ہوا نہیں دیکھنا

چاہتے۔"

مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں  
کلک کریں۔

[safareadab.com](http://safareadab.com)

THE STRING OF YOUR KITE



سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب